اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّقْرَاَ الْقُرْآنُ کَمَا اُنْزِلَ (الحدیث)

بے شک اللہ پسند کرتا ہے کہ قرآن پڑھا جائے جس طرح کہ نازل کیا گیا۔

نِصَابِ تربیت

برائے

مُعلّمینِ قرآنِ کریم

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

قواعدِ تجوید
طریقۂ تدریسِ قاعدہ
اہم تعلیمی ہدایات

باشتراک

مکتبۃ البشریٰ
شعبہ نشر و اشاعت
چوہدری محمد علی چیریٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی پاکستان

جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ
قائم شدہ 1969

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّقْرَاَ الْقُرْآنُ کَمَا اُنْزِلَ۔ (الحدیث)

بے شک اللہ پسند کرتا ہے کہ قرآن پڑھا جائے جس طرح کہ نازل کیا گیا۔

نصابِ تربیت
برائے
مُعلّمینِ قُرآنِ کریم

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

قواعدِ تجوید   طریقۂ تدریسِ قاعدہ   اہم تعلیمی ہدایات

باشتراک

مکتبۃ البشریٰ
شعبہ نشر و اشاعت
چوہدری محمد علی چیریٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی پاکستان

جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ
قائم شدہ 1969

کتاب کا نام : نصابِ تربیت برائے معلّمینِ قرآنِ کریم
سن اشاعت : ۱۴۳۳ھ/۲۰۱۲ء
ناشر : مکتبۃ البشریٰ چودھری محمد علی چیریٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی پاکستان
Z-3، اوورسیز بنگلوز، گلستان جوہر، کراچی۔ پاکستان
فون نمبر : +92-21-34541739, +92-21-37740738
ویب سائٹ : www.maktaba-tul-bushra.com.pk
www.ibnabbasaisha.edu.pk
ای میل : al-bushra@cyber.net.pk
ملنے کا پتہ : مکتبۃ البشریٰ، کراچی۔ پاکستان
موبائل نمبر : 0321-2196170, 0334-2212230, 0346-2190910
0314-2676577, 0302-2534504

ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن
قائم شدہ 1969

ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن

مرکزی دفتر: اندرون عالمگیر مسجد عالمگیر روڈ، بہادر آباد، کراچی
فون: 021-34932283, 34935824 فیکس: 021-34936542
ای میل: jamiattalimulquran@gmail.com

ریجنل دفتر: ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن 4/A، سوسائٹی پلازہ، کینال بینک روڈ، از میر ٹاؤن، نزد چوہنگ ملتان روڈ، لاہور
فون: 042-35961830, 35961730 فیکس: 042-37499008
ای میل: jtqlahore@hotmail.com

باب اوّل:

۵

۶
۷
۸

قواعدِ تجوید

تجوید:

سوال: تجوید کے لغوی معنی کیا ہیں؟

جواب: سنوارنا، عمدہ کرنا، درست کرنا۔

سوال: قُرَّا کی اصطلاح میں تجوید کسے کہتے ہیں؟

جواب: قُرَّا کی اصطلاح میں تجوید کہتے ہیں کہ حروفِ ہجا کے ۲۹ حروف میں سے ہر حرف کو اس کے اپنے اصلی مخرج سے نکالنا اور اس کی صفاتِ لازمہ اور عارضہ کو بغیر کسی کمی بیشی کے بلا تکلف ادا کرنا۔

سوال: تجوید کے خلاف قرآن مجید پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: تجوید کے خلاف قرآن مجید پڑھنا، یا الفاظ میں غلطی کرنا یا بے قاعدہ پڑھنا لحن کہلاتا ہے، اور عربی میں ''لحن'' غلطی کو کہتے ہیں۔

لحن کی اقسام:

سوال: لحن کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: لحن کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ لحنِ جلی۔ ۲۔ لحنِ خفی۔

سوال: لحن جلی کے کیا معنی ہیں؟

جواب: لحن جلی کے معنی ہے: کھلّم کھلا، صاف اور واضح غلطی جس سے معنی میں تبدیلی آجائے یا حرف یا لفظ بدل جائے۔

سوال: لحن جلی کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ حرام ہے، کیوں کہ بسا اوقات لحن جلی سے معنی تبدیل ہو کر نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

سوال: لحن جلی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: لحن جلی کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں:

۱۔ ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا، جیسے: حا کی جگہ ھا، طا کی جگہ تا اور ذال کی جگہ زا وغیرہ۔

۲۔ بغیر کھینچ کر پڑھے جانے والے حرف کو کھینچ کر پڑھنا اور کھینچ کر پڑھے جانے والے حرف کو بغیر کھینچے پڑھنا، جیسے: اِیَّاكَ سے اِیَّاکَا، لَمْ یُوْلَدْ سے لَمْ یُلَدْ وغیرہ وغیرہ۔

۳۔ حرکات کو آپس میں تبدیل کر دینا، جیسے: اَنْعَمْتَ کی جگہ اَنْعَمْتُ۔

۴۔ مشدد کی جگہ غیر مشدد پڑھنا اور غیر مشدد والے حرف کو مشدد پڑھنا، جیسے: اَلرَّحْمٰنُ کی جگہ اَلْرَحْمٰنُ پڑھنا، اسی طرح جَزَاكَ اللّٰهُ کی جگہ جَزَّاكَ اللّٰهُ پڑھنا وغیرہ وغیرہ۔

اس میں علاوہ لفظ غلط ہونے کے معنی بھی بالکل بدل جاتے ہیں۔ چناں چہ جَزَاكَ اللّٰهُ (بغیر تشدید) کے معنی ہیں: اللہ تجھے (اچھا) بدلہ دے اور جَزَّاكَ اللّٰهُ (بالتشدید) کا معنی ہے: اللہ تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دے، تو یہ بجائے دعا کے بددعا کے کلمات بن جائیں گے۔

۵۔ ساکن کو متحرک پڑھنا، جیسے: اَنْعَمْتَ سے اَنَعَمْتَ وغیرہ۔

سوال: لحنِ خفی کسے کہتے ہیں؟

جواب: لحنِ خفی کا معنی ہے: ہلکی پوشیدہ، یعنی ایسی چھپی ہوئی غلطی جس کو عام آدمی نہ سمجھ سکے۔

سوال: لحنِ خفی کا کیا حکم ہے؟

جواب: لحنِ خفی مکروہ ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔

سوال: لحنِ خفی سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

جواب: لحنِ خفی کے واقع ہونے سے حرف تو وہی رہتا ہے، مگر حرف کے حُسن اور زینت میں کمی آ جاتی ہے، کیوں کہ یہ صفاتِ عارضہ کی غلطی ہوتی ہے۔ مثلاً: را کے اوپر زبر یا پیش ہو تو اسے موٹا پڑھنا چاہیے، مگر پڑھنے والے نے باریک پڑھ دیا، اسی طرح لفظ اللہ کے لام سے پہلے زبر یا پیش ہو تو اسے موٹا پڑھنا چاہیے، لیکن پڑھنے والے نے باریک پڑھ دیا، اسی طرح اَلَّذِیْ کے لام کو موٹا پڑھ دیا جب کہ باریک پڑھنا تھا، اس قسم کی غلطی کو لحنِ خفی کہتے ہیں۔

مزید تفصیل کے لیے تجوید کی نصابی کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

تعوذ وتسمیہ کا بیان: جب تلاوت شروع کی جائے تو تعوذ پڑھنا ضروری ہے، کیوں کہ قرآن مجید میں آتا ہے:

﴿فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾[1]

اور جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔

اور تعوذ کے ساتھ ہر جگہ تسمیہ پڑھنا لازم نہیں، بلکہ تلاوت شروع کرنے اور تعوذ وتسمیہ پڑھنے کی مختلف صورتیں ہیں، جن کی تفصیل مع حکم درج ذیل ہے:

۱۔ ابتدائے تلاوت ابتدائے سورت: تلاوت کا آغاز سورت کے شروع سے کیا جائے تو سوائے سورۂ براءت کے تعوذ وتسمیہ پڑھنے کی عقلاً چار صورتیں بنتی ہیں:

۱۔ وصلِ کل۔ ۲۔ فصلِ کل۔ ۳۔ وصلِ اوّل، فصلِ ثانی۔ ۴۔ فصلِ اوّل، وصلِ ثانی۔

۱۔ وصلِ کل: یعنی تعوذ، تسمیہ اور سورت تینوں کو ملا کر ایک ہی سانس میں پڑھنا۔

۲۔ فصلِ کل: یعنی تعوذ، تسمیہ اور سورت کو علیحدہ علیحدہ سانس میں پڑھنا۔

۳۔ وصلِ اوّل، فصلِ ثانی: یعنی تعوذ اور تسمیہ کو ملا کر پڑھنا، مگر سورت کو علیحدہ پڑھنا۔

۴۔ فصلِ اول، وصلِ ثانی: یعنی تعوذ علیحدہ پڑھنا، جب کہ تسمیہ اور سورت کو ملا کر پڑھنا۔

مذکورہ چاروں صورتوں کا حکم یہ ہے کہ اگر ابتدائے تلاوت ابتدائے سورت سے ہو تو تعوذ، تسمیہ پڑھنے کی یہ چاروں صورتیں جائز ہیں۔

۲۔ ابتدائے تلاوت درمیانِ سورت: جب تلاوت کی ابتدا سورت کے درمیان سے ہو تو تعوذ کے ساتھ تسمیہ پڑھنا لازمی نہیں، مگر پڑھ لینا بہتر ہے۔

---

[1] النحل: ۹۸

اگر تعوذ و تسمیہ دونوں پڑھی جائیں تو اس موقع پر تعوذ و تسمیہ پڑھنے کی عقلاً چار صورتیں بنتی ہیں، جن میں سے دو جائز اور دو ناجائز ہیں۔

جائز صورتیں:

۱۔ فصلِ کل: یعنی تعوذ و تسمیہ اور پڑھی جانے والی آیت تینوں کو علیحدہ علیحدہ پڑھنا۔

۲۔ وصلِ اول، فصلِ ثانی: یعنی تعوذ و تسمیہ ایک ہی سانس میں پڑھی جائیں اور پڑھی جانے والی آیت کو علیحدہ سانس میں پڑھا جائے۔

ناجائز صورتیں:

۱۔ وصلِ کل: یعنی تعوذ، تسمیہ اور پڑھی جانے والی آیت تینوں کو ملا کر پڑھنا۔

۲۔ فصلِ اول، وصلِ ثانی: یعنی تعوذ علیحدہ پڑھنا، جب کہ تسمیہ اور پڑھی جانے والی آیت کو ملا کر پڑھنا۔

۳۔ دورانِ تلاوت ابتدائے سورت:

اگر تلاوت کرتے ہوئے ایک سورت ختم ہوئی اور دوسری شروع ہوئی تو ختم ہونے والی سورت کی آخری آیت، تسمیہ اور اگلی سورت کی پہلی آیت پڑھنے کی چار صورتیں ہیں، جن میں سے تین جائز ہیں اور ایک ناجائز۔

جائز صورتیں:

۱۔ وصلِ کل: یعنی ختم ہونے والی سورت کی آخری آیت، تسمیہ اور شروع ہونے والی سورت کی پہلی آیت، تینوں کو ایک ہی سانس میں پڑھنا۔

۲۔ فصلِ کل: یعنی ختم ہونے والی سورت کی آخری آیت، تسمیہ اور شروع ہونے والی سورت کی پہلی آیت، تینوں کو علیحدہ علیحدہ پڑھنا۔

۳۔ فصلِ اول، وصلِ ثانی: یعنی ختم ہونے والی سورت کی آخری آیت کو علیحدہ پڑھنا، جب کہ تسمیہ اور اگلی سورت کو ملا کر پڑھنا۔

ناجائز صورت:

۴۔ وصلِ اول، فصلِ ثانی: یعنی تسمیہ کو ختم ہونے والی سورت کی آخری آیت کے ساتھ ملا کر پڑھنا اور اگلی سورت کو علیحدہ سانس میں شروع کرنا۔

۴۔ سورۂ براءت و تعوذ و تسمیہ:

۱۔ اگر تلاوت کی ابتدا سورۂ براءت کے شروع سے کی جائے تو تعوذ پڑھنا ضروری ہے اور تعوذ کا سورت سے وصل اور فصل دونوں جائز ہیں، جب کہ تسمیہ نہ پڑھی جائے، اس لیے کہ اولاً تو لکھی ہوئی بھی نہیں ہے، ثانیاً اکثر علما اور ائمۂ کرام کا اسی پر یعنی نہ پڑھنے پر اتفاق ہے۔

۲۔ اگر ابتدائے تلاوت سورۂ براءت کے درمیان سے ہو تب بھی تسمیہ نہ پڑھی جائے۔

۳۔ دورانِ تلاوت سورۂ انفال کے اختتام اور سورۂ براءت کے آغاز کی تین صورتیں ہوں گی اور تینوں صورتیں جائز ہیں: ۱۔ وصل ۔ ۲۔ وقف ۔ ۳۔ سکتہ۔

۱۔ وصل: یعنی سورۂ انفال کی آخری آیت کو سورۂ براءت کی پہلی آیت کے ساتھ ملا کر ایک ہی سانس میں پڑھنا۔

۲۔ وقف: یعنی بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ پر وقف کرنا اور اگلے سانس میں سورۂ براءت شروع کرنا۔

۳۔ سکتہ: یعنی سانس توڑے بغیر سورۂ انفال کی آخری آیت پر ذرا سی دیر رُک کر سورۂ براءت شروع کرنا۔

مخارج

سوال: مخرج کسے کہتے ہیں؟

جواب: حروف کے ادا ہونے کی جگہ کو مخرج کہتے ہیں۔

سوال: مخارج کسے کہتے ہیں؟

جواب: مخارج مخرج کی جمع ہے، اس کا معنی ہے: حروف نکلنے کی جگہیں۔

سوال: مخارج کتنے ہیں؟

جواب: مخارج کی تعداد چودہ، سولہ اور سترہ تک بیان کی گئی ہے۔

سوال: جب حروف ۲۹ ہیں تو مخارج ۲۹ کیوں نہیں، سترہ کیوں ہیں؟

جواب: اصل میں تو مخارج بھی ۲۹ ہی ہیں، مگر ہر حرف کا علیحدہ علیحدہ مخرج بیان کرنا صرف مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن بھی ہے، اسی لیے ماہرین نے قریب قریب سے ادا ہونے والے حروف کا مخرج ایک ہی بیان کیا ہے۔

مخارج حروف کا بیان

ء ہ: حلق کے نیچے والے حصّے سے۔
ع ح: حلق کے درمیان والے حصّے سے۔
غ خ: حلق کے اوپر والے حصّے سے۔
ق: زبان کی جڑ اور تالو کے نرم حصّے سے
ك: زبان کی جڑ اور تالو کے سخت حصّے سے۔
ج ش ی: زبان کے درمیان اور اوپر کے تالو کے درمیان سے۔
ض: زبان کی کروٹ اور اوپر کی داڑھوں کی جڑ سے۔
ل ن ر: زبان کا کنارہ اور دانتوں کی جڑ کے اوپر تالو کی جانب والے حصّے سے۔
ت د ط: زبان کی نوک اور اوپر کے دانتوں کی جڑ سے۔
ث ذ ظ: زبان کا سرا اور اوپر کے دانتوں کے اندرونی کنارے سے۔
ز س ص: زبان کی نوک اور دونوں دانتوں کے اندرونی کنارے سے۔
ف: اوپر کے دانتوں کے کنارے اور نیچے کے ہونٹ کے تری والے حصّہ سے۔
ب: دونوں ہونٹوں کے تر حصّہ سے۔
م: دونوں ہونٹوں کے خشک حصّہ سے۔
و: دونوں ہونٹوں کی گولائی سے ادا ہوتا ہے۔

مخارج حروف کا نقشہ

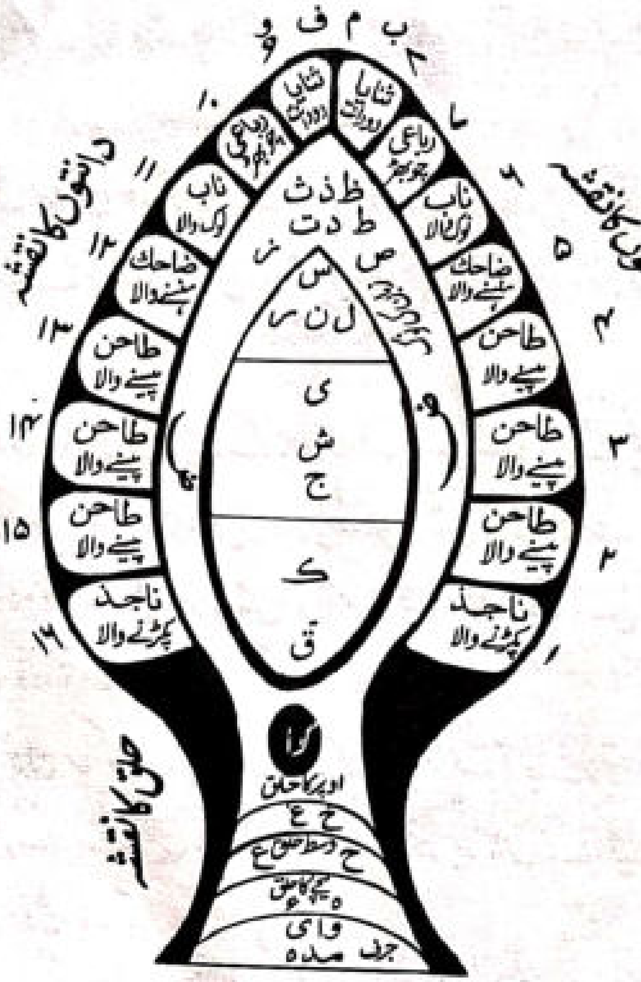
ب م ف و
۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
ثنایا
ثنایا
رباعی
رباعی
ناب
ناب
ضاحک ہنسنے والا
ضاحک ہنسنے والا
طاحن پیسنے والا
طاحن پیسنے والا
طاحن پیسنے والا
طاحن پیسنے والا
طاحن پیسنے والا
طاحن پیسنے والا
ناجذ پکڑنے والا
ناجذ پکڑنے والا
دانتوں کا نقشہ
دانتوں کا نقشہ
ظ ذ ث
ط د ت
ص
س
ز
ل ن ر
ی
ش
ج
ک
ق
ض
ض
حلق کا نقشہ
اوپر کا حلق
خ غ
ح وسط حلق ع
ہ
ء
و ا ی
جوف
مدہ

لام کا قاعدہ

۱۔ جب لفظ اَللّٰہُ اور اَللّٰھُمَّ کے لام سے پہلے زبر یا پیش ہو تو اَللّٰہُ اور اَللّٰھُمَّ کا لام موٹا پڑھا جائے گا، جیسے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰھُمَّ نَصْرُ اللّٰہِ، قَالُوا اللّٰھُمَّ وغیرہ وغیرہ۔

۲۔ جب لفظ اَللّٰہُ اور اَللّٰھُمَّ کے لام سے پہلے زیر ہو تو لفظ اَللّٰہُ اور اَللّٰھُمَّ کے لام کو باریک پڑھیں گے، جیسے: بِسْمِ اللّٰہِ، قُلِ اللّٰھُمَّ وغیرہ۔

۳۔ لفظ اَللّٰہُ اور اَللّٰھُمَّ کے لام کے علاوہ باقی تمام لام باریک پڑھے جائیں گے، جیسے: لَلَبِثَ، اَلَّذِیْنَ وغیرہ۔

نون ساکن اور تنوین کے قاعدے

نون ساکن اور تنوین کے چار قاعدے ہیں: ۱۔ اِظہار۔ ۲۔ اِدغام۔ ۳۔ اِقلاب۔ ۴۔ اِخفا

۱۔ اظہار: نون ساکن اور تنوین کے بعد حروفِ حلقی کے ۶ حروف ء، ہ، ع، ح، غ، خ میں سے کوئی حرف آ جائے تو نون ساکن اور تنوین کا اظہار ہوگا، یعنی غنّہ نہیں ہوگا، جیسے: مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ۔

۲۔ ادغام: نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف یرملون کے چھ حروف میں سے کوئی حرف آ جائے تو نون ساکن اور نون تنوین کا یرملون میں ادغام ہوگا۔ چار حروف ی، م، و، ن میں ادغام مع الغنہ ہوگا۔ اور ل اور ر میں ادغام بلا غنّہ ہوگا، مثلاً: مَنْ يَّقُوْلُ، سِرَاجًا وَّهَّاجًا، مِنْ رَّبِّكَ، فِتْنَةٌ لَّكُمْ۔

۳۔ اقلاب: نون ساکن اور نون تنوین کے بعد اگر ب آ جائے تو اقلاب ہوگا، یعنی نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل دیں گے اور غنّہ کے ساتھ پڑھیں گے، جیسے: مِنْ بَعْدِیْ، سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ وغیرہ وغیرہ۔

۴۔ اِخفا: نون ساکن اور نون تنوین کے بعد اگر حروفِ اخفا کے پندرہ حروف میں سے کوئی حرف آ جائے تو نون ساکن اور نونِ تنوین میں اخفا مع الغنہ ہوگا۔ حروفِ اخفا یہ ہیں:

ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ك۔

اخفا مع الغنہ کی چند مثالیں: اَنْتُمْ، يَنْزِفُوْنَ، شَرَابًا طَهُوْرًا، زَوْجٍ كَرِيْمٍ۔

چار کلمات ایسے ہیں جن کے نون ساکن پر نہ تو غنّہ ہوگا اور نہ ہی ادغام ہوگا، وہ کلمات یہ ہیں:

دنیا، قنوان، صنوان، بنیان۔

میم ساکن کے قاعدے

میم ساکن کے تین قاعدے ہیں:

۱۔ ادغام۔ ۲۔ اخفا۔ ۳۔ اظہار۔

۱۔ ادغام: میم ساکن کے بعد اگر میم آ جائے تو ادغام مع الغنہ ہوگا، جیسے: لَكُمْ مِّنْهُ وغیرہ۔

۲۔ اخفا: میم ساکن کے بعد اگر با آ جائے تو اخفا شفوی ہوگا، جیسے: رَبَّهُمْ بِهِمْ وغیرہ۔

۳۔ اظہار: میم ساکن کے بعد اگر میم اور با کے علاوہ کوئی اور حرف آ جائے تو اظہار شفوی ہوگا، جیسے: لَكُمْ دِيْنُكُمْ، اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ وغیرہ۔

مدّات

سوال: مدّ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: مدّ کا معنی ہے: کھینچنا، لمبا کرنا، دراز کرنا۔

سوال: حروفِ مدّہ کتنے ہیں؟

جواب: حروف مدّہ تین ہیں: ا، و، ی

سوال: حروفِ مدّہ کی کیا پہچان ہے؟

جواب: الف خالی سے پہلے زبر ہو، جیسے: بَا۔ واؤ ساکن سے پہلے پیش ہو، جیسے: بُو۔ ی ساکن سے پہلے زیر ہو، جیسے: بِی۔

سوال: مدّ کی بنیادی طور پر کتنی اقسام ہیں؟

جواب: مدّ کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں: ۱۔ مدِّ اصلی۔ ۲۔ مدِّ فرعی۔

مدِّ اصلی کی تفصیل:

سوال: مدِّ اصلی کی تعریف کیا ہے؟

جواب: مدِّ اصلی وہ مدّ ہے جس میں حروفِ مدّہ کے بعد نہ ہمزہ ہو اور نہ سکون ہو، جیسے: اُوتینا۔

سوال: مدِّ اصلی کی مقدار کیا ہے؟

جواب: مدِّ اصلی کی مقدار ایک الف کے برابر ہے، نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ، یعنی حروفِ مدّہ کو ایک الف کی مقدار کھینچ کر پڑھا جائے۔

مدِّ فرعی کی تفصیل:

سوال: مدِّ فرعی کی تعریف کیا ہے؟

جواب: مدِّ فرعی ایسی مدّ کو کہتے ہیں کہ جو حروفِ مدّہ یا حروفِ لین کے بعد کسی سبب کی بنا پر واقع ہو۔

سوال: مدِّ فرعی کے کتنے اسباب ہیں؟

جواب: مدِّ فرعی کے دو اسباب ہیں: ۱۔ ہمزہ۔ ۲۔ سکون، خواہ سکون اصلی ہو یا عارضی۔

سوال: سکونِ اصلی کسے کہتے ہیں؟

جواب: سکونِ اصلی ایسے سکون کو کہتے ہی کہ کلمہ کی وضع ہی سکون پر ہو جو ہر حال (وقف اور وصل) میں باقی رہے، جیسے: آلْـٰٔن میں لام کا سکون۔

سوال: سکونِ عارضی کسے کہتے ہیں؟

جواب: سکونِ عارضی ایسے سکون کو کہتے ہیں جو کسی سبب کی وجہ سے پیدا ہوا ہو، جیسے: نستعین میں نون کا سکون، ایسا سکون صرف وقف میں ہوتا ہے، حالتِ وصل میں نہیں ہوتا۔

سوال: مدّاتِ فرعی کتنی ہیں؟

جواب: مدّاتِ فرعی کی اجمالی اقسام چار ہیں اور تفصیلی اقسام نو ہیں۔

سوال: مدِّ فرعی کی اجمالی اقسام کون کون سی ہیں؟

جواب: ۱۔ مدِّ متّصل۔ ۲۔ مدِّ منفصل۔ ۳۔ مدِّ لازم۔ ۴۔ مدِّ عارض۔

سوال: مدِّ فرعی کی تفصیلی اقسام کون کون سی ہیں؟

جواب: مدّاتِ فرعی کی تفصیلی اقسام درج ذیل ہیں:

۱۔ مدِّ متّصل۔ ۲۔ مدِّ منفصل۔ ۳۔ مدِّ عارض۔ ۴۔ مدِّ لازم حرفی مثقّل۔ ۵۔ مدِّ لازم حرفی مخفّف۔ ۶۔ مدِّ لازم کلمی مثقّل۔ ۷۔ مدِّ لازم کلمی مخفّف۔ ۸۔ مدِّ لین لازم۔ ۹۔ مدِّ لین عارض۔

ان مدّات کی تفصیل نمبر وار حسبِ ذیل ہے:

۱۔ مدِّ متّصل: حروفِ مدّہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں واقع ہو، یعنی حروفِ مدّہ اور ہمزہ دونوں ایک

ہی کلمہ میں واقع ہوں تو ایسے مد کو مدِ متّصل کہتے ہیں، جیسے: جَـآءَ، اس کا دوسرا نام مدِ واجب ہے۔

۲۔ مدِ منفصل: حروفِ مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں واقع ہو، یعنی حروفِ مدّہ پہلے کلمہ کے آخر میں ہو اور ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو تو ایسی مد کو مدِ منفصل کہتے ہیں، جیسے: اِنَّـآ اَعۡطَيۡنَا۔

۳۔ مدِ عارض: حروفِ مدّہ کے بعد سکون عارضی ہو جو وقف کی وجہ سے ہوتا ہے، جیسے: نَسۡتَعِيۡنُ۔

مدِ لازم کی تعریف و اقسام: تعریف: حروفِ مدہ کے بعد سکون اصلی ہو، یعنی ایسا سکون ہو جو حروف سے کسی حالت (وصل اور وقف دونوں) میں جدا نہ ہو، تو ایسے مدّ کو مدّ لازم کہتے ہیں، جیسے: آلۡـٰٔنَ میں لام کا سکون۔

اقسام: پھر مدّ لازم کی چار قسمیں ہیں: ۱۔ مدِّ لازم حرفی مثقّل ۲۔ مدِّ لازم حرفی مخفّف ۳۔ مدِّ لازم کلمی مثقّل ۴۔ مدِّ لازم کلمی مخفّف۔

۴۔ مدِّ لازم حرفی مثقّل: حروفِ مقطّعات میں حروفِ مدہ کے بعد تشدید ہو، جیسے: الٓـمّٓـر میں لام کا مد۔

۵۔ مدِّ لازم حرفی مخفّف: حروفِ مقطّعات میں حرفِ مدّہ کے بعد محض سکون ہو، یعنی تشدید نہ ہو، جیسے: قٓ وغیرہ۔

۶۔ مدِّ لازم کلمی مثقّل: حروفِ مقطّعات کے علاوہ کسی کلمہ میں حروفِ مدّہ کے بعد تشدید ہو، جیسے: حَآجَّكَ۔

۷۔ مدِّ لازم کلمی مخفّف: حروفِ مقطّعات کے علاوہ کسی اور کلمہ میں حروفِ مدہ کے بعد صرف سکون ہو، یعنی سکون جزم کی شکل میں ہو، جیسے: آلۡـٰٔنَ۔

مدِ لین کی تعریف و اقسام:

تعریف: مدِ لین وہ مدّ ہے جس میں حروفِ لین کے بعد سکون ہو۔

اقسام: پھر مدِّ لین کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مدِّ لین لازم ۔ ۲۔ مدِّ لین عارض

۸۔ **مدِّ لین لازم**: حروفِ لین کے بعد ایسا سکون ہو جو ہر وقت باقی رہے، یعنی اصلی اور لازمی ہو، جیسے: عین۔

۹۔ **مدّ لین عارض**: حروفِ لین کے بعد سکون عارضی ہو، یعنی صرف حالتِ وقف میں ہو، سکونِ وقفی کی مثال: والصیف۔

مدّات کے بارے میں چند اہم نکات

۱۔ ایک جیسی مدّات کے جمع ہونے پر جس مقدار سے پہلی مدّ کی ہے، اسی مقدار سے آیندہ مدّات پر تلاوت کے اختتام تک مدّ کی جائے۔

۲۔ مختلف نوعیت کی مدّات جمع ہونے پر ضعیف مدّ کی مقدار قوی مدّ کی مقدار سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔

۳۔ مدّ کے قوی اور ضعیف اسباب جمع ہونے کی صورت میں قوی سبب پر عمل کرنا چاہیے، جیسے: جَآء (حالتِ وقف میں)۔

مدّات کی مقدار

۱۔ مدّ اصلی کی مقدار ایک الف ہے۔

۲۔ مدّ فرعی کی مقدار ایک الف سے زائد ہوتی ہے۔

۳۔ مدّ متّصل کی مقدار تین سے پانچ الف تک ہے، اس میں قصر جائز نہیں ہے۔

۴۔ مدّ منفصل کی مقدار دو سے چار الف تک ہے۔ مدّ منفصل میں طول، توسط اور قصر تینوں جائز ہیں۔

۵۔ مدّ لازم کی مقدار چار یا پانچ الف ہے، مدّ لازم پر طول ہی لازم ہے، اس میں قصر جائز نہیں ہے۔

۶۔ مدِّ عارض اگر حروفِ مدّہ پر ہو تو اس میں طول، توسط، قصر تینوں جائز ہیں، مگر طول بہتر ہے۔

۷۔ مدّ عارض اگر حروفِ لین پر ہو تو اس میں بھی طول، توسط، قصر تینوں جائز ہیں، مگر قصر بہتر ہے۔

را کے قاعدے

را کو موٹا پڑھنے کی صورتیں:

۱۔ را کے اوپر زبر ہو تو را موٹی پڑھی جائے گی، جیسے: رحیم۔

۲۔ را کے اوپر پیش ہو تو را موٹی پڑھی جائے گی، جیسے: رُبَمَا۔

۳۔ جس را پر شد ہو اور اس کے اوپر زبر ہو تو وہ را موٹی پڑھی جائے گی، جیسے: الرَّحمٰن۔

۴۔ جس را پر شد ہو اور اس کے اوپر زبر ہو تو وہ را موٹی پڑھی جائے گی، جیسے: مَرُّوْا۔

۵۔ جس را کے اوپر دو زبر ہوں تو وہ را موٹی پڑھی جائے گی، جیسے: امرًا۔

۶۔ جس را کے اوپر دو پیش ہوں تو وہ را موٹی پڑھی جائے گی، جیسے: مشکورٌ۔

۷۔ جس را کے اوپر کھڑا زبر ہو تو وہ را موٹی پڑھی جائے گی، جیسے: اسرٰی۔

۸۔ را ساکن سے پہلے زبر ہو تو را موٹی پڑھی جائے گی، جیسے: اَرسل۔

۹۔ را ساکن سے پہلے پیش ہو تو را موٹی پڑھی جائے گی، جیسے: یُرْزقون۔

۱۰۔ را ساکن سے پہلے زیر عارضی ہو تو را موٹی پڑھی جائے گی، جیسے: اِرجعی۔

۱۱۔ را ساکن سے پہلے زیر دوسرے کلمے میں ہو تو را موٹی پڑھی جائے گی، جیسے: رب ارجعون۔

۱۲۔ را ساکن سے پہلے زیر ہو اور بعد والے کلمے میں حروفِ مستعلیہ میں سے کوئی حرف ہو تو را موٹی پڑھی جائے گی، جیسے: ارصادًا۔

۱۳۔ را ساکن سے پہلے والا حرف یا کے علاوہ کوئی اور ہو اور وہ پہلے سے ساکن ہو اور اس سے پہلے والے حرف پر زبر ہو تو را موٹی پڑھی جائے گی، جیسے: اَلْقَدْر (حالتِ وقف میں)

۱۴۔ را ساکن سے پہلے والا حرف پہلے سے ساکن ہو اور تیسرے حرف پر پیش ہو تو را موٹی پڑھی جائے گی۔ یہ صرف حالتِ وقف میں ہوگا، جیسے: العُسر، باقی وصل کی حالت میں

را اپنی حالت کے مطابق پڑھی جائے گی۔

را کو باریک پڑھنے کی صورتیں:

۱۔ را ساکن کے نیچے زیر ہو تو "را" باریک پڑھی جائیگی، جیسے: رِجال۔

۲۔ را مشدد ہو مگر "را" کے نیچے زیر ہو تو "را" باریک پڑھی جائے گی، جیسے: شَرِّ۔

۳۔ را ساکن ہو اور اس سے پہلے والا حرف پہلے سے ساکن ہو اور تیسرے حرف کے نیچے زیر ہو تو "را" باریک پڑھی جائے گی، ایسا حالتِ وقف میں ہوگا، جیسے: حجر۔

۴۔ را ساکن ہو اور اس سے پہلے یا ساکن ہو اور تیسرے حرف پر زبر یا زیر ہو تو "را" باریک پڑھی جائے گی، ایسا حالتِ وقف میں ہوگا، جیسے: خیر، قدیرْ۔

۵۔ رائے امالہ باریک پڑھی جائے گی۔ چناں چہ مَجْرِھا کی را باریک پڑھی جائے گی، کیوں کہ یہ راءِ امالہ ہے۔

ادغام

سوال: ادغام کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایک حرف کو دوسرے حرف میں ملانے کو ادغام کہتے ہیں۔

سوال: ادغام کب ہوتا ہے؟

جواب: جب پہلا حرف ساکن ہو اور دوسرا حرف متحرک ہو تو پہلے ساکن حرف کا دوسرے متحرک حرف میں ادغام ہوگا۔

سوال: ادغام کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: ادغام کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ ادغامِ تام ۲۔ ادغام ناقص۔

سوال: ادغامِ تام کسے کہتے ہیں؟

جواب: جب مُدْغَم (آگے ملائے جانے والا حرف) کی کوئی صفت باقی نہ رہے تو ادغام تام ہوگا، جیسے: اِنْ کِدْتَّ۔

سوال: ادغامِ ناقص کسے کہتے ہیں؟

جواب: جب مدغم حرف کی بھی کوئی صفت باقی رہے تو ادغام ناقص ہوگا، جیسے: اَحَطْتُّ۔

سوال: وہ کون سا کلمہ ہے جس میں ادغامِ تام اور ادغامِ ناقص دونوں جائز ہیں؟

جواب: وہ کلمہ جس میں ادغامِ تام اور ادغامِ ناقص دونوں جائز ہیں یہ ہے:
اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ، ادغامِ تام کی صورت میں قاف کو نہ پڑھیں، جیسے: نَخْلُكُّمْ، اور ادغامِ ناقص کی صورت میں قاف کو اس طرح پڑھیں گے کہ اس میں صفتِ استعلا (موٹا پڑھنے کی صفت) باقی رہے اور قلقلہ نہ ہو، اس کے علاوہ ادغامِ ناقص کی صورت میں لام کو قاف اور کاف کے ساتھ ملا کر ہجے کروائیں۔

فائدہ ۱: درج ذیل کلمات میں ادغام اور اظہار دونوں جائز ہیں:

۱۔ ادغام کی صورت میں ثا اور با کو نہیں پڑھیں گے، جیسے: اِنْ تَتْرُكْهُ يَلْهَذّٰلِكَ، يٰبُنَيَّ ارْكَمَّعَنَا۔

۲۔ اور اظہار کی صورت میں ثا اور با کو ادا کیا جائے گا، جیسے: يَلْهَثْ ذّٰلِكَ، يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَعَنَا۔

فائدہ ۲: درج ذیل کلمات میں سین، حا، تا کو باریک اور را کو موٹا پڑھائیں اور طا میں قلقلہ یا سکتہ نہ ہونے دیں: بَسَطْتَّ، اَحَطْتُّ، فَرَّطْتُّمْ، فَرَّطْتُّ۔

مندرجہ بالا الفاظ کے ہجا کا عملی طریقہ: مثلاً: بَسَطْتَّ: با زبر بَ، سین طا تا زبر سَطْتَ، بَسَطْتَ، تا زبر تَ، بَسَطْتَّ۔ باقی کلموں کے ہجے بھی اسی طریقہ پر کروائیں۔

فائدہ ۳: درج ذیل چار کلمات صاد سے لکھے جاتے ہیں اور صاد کے اوپر باریک سین بھی لکھا ہوتا ہے:

۱۔ وَيَبْصُۜطُ ۲۔ بَصْۜطَةً ۳۔ اَمْ هُمُ الْمُصَۜيْطِرُوْنَ ۴۔ بِمُصَۜيْطِرٍ

ان کی ادائیگی کی تفصیل یہ ہے:
نمبر ۱ اور نمبر ۲ میں صرف سین پڑھائیں۔ نمبر ۳ میں صاد اور سین دونوں پڑھائے جاسکتے

ہیں۔ نمبر۴ میں صرف صاد پڑھائیں۔

وقف کا بیان

وقف کی تعریف: وقف کے لغوی معنی ہیں: ٹھہرنا، رکنا۔

تجوید کی اصطلاح میں ایسے کلمہ کے آخر میں جو لفظ میں دوسرے کلمہ سے جدا ہو قرأت جاری رکھنے کی نیت سے اتنی دیر آواز توڑ دینا کہ عادت کے مطابق سانس لیا جا سکے یا آخر کلمہ پر آگے پڑھنے کی نیت سے آواز اور سانس کو توڑ دینا۔

قطع: تلاوت جاری نہ رکھنے کی نیت سے آواز اور سانس دونوں کے توڑ دینے کو قطع کہتے ہیں۔

پڑھنے والے کی حالت اور ضرورت کے اعتبار سے وقف کی اقسام

پڑھنے والے کی حالت اور اس کی ضرورت کے اعتبار سے وقف کی چار حالتیں ہیں:

۱۔ اختیاری۔ ۲۔ اضطراری۔ ۳۔ انتظاری۔ ۴۔ اختباری۔

۱۔ **وقفِ اختیاری:** وقف اختیاری ایسے وقف کو کہتے ہیں جو کسی عذر کے بغیر ارادتاً اور قصداً ایسی جگہ کیا جائے جہاں مفہوم کے اعتبار سے کلام مکمل ہو اور مخاطب کو بات سمجھنے کے لیے دوسرے کلام کی حاجت نہ رہے۔

۲۔ **وقفِ اضطراری:** ایسے وقف کو کہتے ہیں جو کسی عذر (سانس کی تنگی یا کھانسی یا بھولنے) کی وجہ سے ہو۔

۳۔ **وقفِ انتظاری:** ایسا وقف جو کسی کلمہ پر روایت کی اختلافی وجوہ پوری کرنے کے لیے ہو۔

۴۔ **وقفِ اختباری:** ایسا وقف جو سیکھنے سکھانے کے لیے ہو۔

نوٹ: عام تلاوت میں مذکورہ پہلی دو اقسام ہی کی ضرورت پڑتی ہے، تیسری اور چوتھی قسم روایات کے اجرا کے وقت پیش آتی ہے۔

معنی کے اعتبار سے وقف کی اقسام: معنی کے اعتبار سے وقف کی چار قسمیں ہیں:
۱۔ تام۔ ۲۔ کافی۔ ۳۔ حسن۔ ۴۔ قبیح۔

۱۔ وقفِ تام: ایسی جگہ پر وقف کرنا جہاں پہلے والے کلام کا بعد والے کلام سے کوئی تعلق نہ ہو، نہ لفظی نہ معنوی، جیسے: مفلحون۔

۲۔ وقفِ کافی: ایسی جگہ وقف کرنا جہاں پہلے والے کلام کا بعد والے کلام سے معنوی تعلق ہو، لفظی تعلق نہ ہو، جیسے: اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، مالك یَوْمِ الدِّیْنِ ایسے وقف پر آگے سے شروع کرنا جائز ہے، یعنی اعادہ کی ضرورت نہیں۔

۳۔ وقفِ حسن: ایسی جگہ وقف کرنا جس میں پہلے والے کلام کا بعد والے کلام سے لفظی تعلق ہو، لیکن مفہوم کے اعتبار سے وہ کامل ہو، جس سے مطلب پوری طرح سمجھ میں آ جائے۔

وقفِ حسن کی صورتیں: پھر وقفِ حسن کی دو صورتیں ہیں:
۱۔ درمیانِ آیت وقف ہو، جیسے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پر یا اِیَّاكَ نَعْبُدُ پر وقف کرنا۔
اس صورت میں مقام کے تقاضے کے مطابق خود وقف والے یا اس سے پہلے والے کلمہ سے لوٹانا ضروری ہے اور اعادہ کے بغیر بعد والے کلمہ سے پڑھنا درست نہیں ہے۔
۲۔ وقفِ حسن کی دوسری صورت یہ ہے کہ آیات کے آخری سروں پر وقف کیا جائے یعنی ان مقامات پر وقف کیا جائے جہاں گول دائرے بنے ہوتے ہیں، جیسے: اَلْعٰلَمِیْنَ ○ اَلْمُسْتَقِیْمِ ○ وغیرہ۔
اس صورت میں پہلے کلمے کو لوٹانے کی ضرورت نہیں، بعد والے کلمہ سے ابتدا کرنا درست ہے۔

۴۔ وقفِ قبیح: ایسی جگہ وقف کرنا جہاں مفہوم کے اعتبار سے بات پوری نہ ہو اور مطلب بھی

سمجھ میں نہ آئے وقفِ قبیح کہلاتا ہے یا ایسی جگہ وقف کرنا جس سے مراد کے خلاف دوسرے معنی کا وہم پیدا ہوتا ہو۔

ایسی جگہ صرف مجبوری کے وقت ہی وقف کیا جاسکتا ہے، لیکن فوراً ہی مناسب مقام سے اعادہ کرنا واجب ہے۔

کیفیت اور ادا کے اعتبار سے وقف کی اقسام

سوال: کیفیت اور ادا کے اعتبار سے وقف کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: کیفیت اور ادا کے اعتبار سے وقف کی پانچ اقسام ہیں: ۱۔ وقف بالِاشمام۔ ۲۔ وقف بالروم۔ ۳۔ وقف بالسکون۔ ۴۔ وقف بالاسکان۔ ۵۔ وقف بالابدال

اشمام: اشمام کے لغوی معنی ہیں: سونگھنے یا سونگھانے کے، تجوید کی اصطلاح میں ہونٹ گول کر کے پیش کا اشارہ کرنے کو اشمام کہتے ہیں۔

پھر اشمام کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ اشمام حرف بالحرف۔ ۲۔ اشمام حرکت بالحرکت۔ ۳۔ وقف بالاشمام۔

روایتِ امام حفص رحمہ اللہ میں پہلی دو قسمیں استعمال نہیں ہوتیں، اس لیے ہم ان کی تفصیل نہیں لکھ رہے۔ صرف وقف بالاشمام کو بیان کرتے ہیں:

۱۔ **وقف بالاشمام:** کسی پیش یا دو پیش والے حرف کو وقف کی حالت میں ساکن کر کے دونوں ہونٹ گول کر کے پیش کا اشارہ کرنے کو وقف بالاشمام کہتے ہیں۔

۲۔ **وقف بالروم:** روم کے لفظی معنی ہیں: چاہنا، تلاش کرنا، تجوید کی اصطلاح میں روم کہتے ہیں کہ زیر یا پیش والے حرف کی حرکت کا ایک تہائی حصہ ایسی آواز سے ادا کرنا کہ قریب بیٹھے اور غور سے تلاوت سننے والے کو معلوم ہو سکے۔

لہٰذا وقف بالروم کا مطلب یہ ہوا کہ آخری حرف کی حرکت کا ایک تہائی حصہ ادا کرتے ہوئے وقف کرنا۔ وقف بالروم زیر اور پیش میں ہوتا ہے، زبر میں نہیں ہوتا۔

۳۔ **وقف بالسکون**: پھر اس کی چار صورتیں ہیں:

۱۔ اس طریقے سے وقف کرنا کہ اگر وقف سے پہلے کلمہ کا آخری حرف ساکن ہو تو وقف کے قاعدے کے مطابق سانس اور آواز کا توڑ دینا بھی وقف بالسکون کہلاتا ہے۔

۲۔ کسی کلمہ کے آخری حرف پر علاوہ ہائے ضمیر کے کھڑی حرکات میں سے کوئی ہو تو وقف میں اصلی حالت کے مطابق ہی پڑھیں گے، جیسے: وَالضُّحٰی، یُحْیٖ، تَلُوْا۔

۳۔ حروفِ مدّہ کو وقف میں اصلی حالت کے مطابق ہی پڑھیں گے، جیسے: وَ ضُحٰهَا، قَالُوْا، یُغْنِیْ۔

۴۔ حروفِ لین کو وقف میں اصلی حالت کے مطابق ہی پڑھیں گے، جیسے: طَغَوْا، ذَوَاتَیْ۔

۴۔ **وقف بالاسکان**: پھر اس کی دو صورتیں ہیں:

۱۔ اگر کسی کلمہ کے آخری حرف پر زبر، زیر، پیش، دو زبر، دو پیش میں سے کوئی ہو تو وقف کی حالت میں اس حرف کو ساکن کر دیں گے، یعنی اس حرف پر حرکات کی جگہ جزم پڑھی جائے گی، جیسے: اَلْعٰلَمِیْنَ سے اَلْعٰلَمِیْنْ، الرَّحِیْمِ سے الرَّحِیْمْ، رُسُلُ سے رُسُلْ وغیرہ۔

۲۔ اگر ھائے ضمیر پر کھڑی زیر یا الٹا پیش میں سے کوئی ہو تو وقف کی حالت میں اسے ساکن کر دیں گے، جیسے: لَهٗ سے لَهْ، بِهٖ سے بِهْ۔

۵۔ **وقف بالابدال**: پھر اس کی بھی دو صورتیں ہیں:

۱۔ اگر کسی کلمہ کے آخری حرف پر دو زبر ہوں تو وقف کی حالت میں اسے الف مدہ سے بدل دیں گے، جیسے: اَبَدًا سے اَبَدَا۔

۲۔ گول ۃ پر کوئی بھی حرکت ہو تو وقف کی حالت میں اسے ساکن ھا سے بدل دیں گے، جیسے: رقبۃٌ سے رَقَبَہْ۔

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی و علمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

باب دوم:

طریقۂ تدریس

اخلاصِ نیت: نیت کے بارے میں درج ذیل امور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے:

۱۔ حدیث شریف میں ہے:

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ.[1]

بے شک تمام اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔

یعنی جس عمل کی جیسی نیت ہوگی اسی کے اعتبار سے دنیا و آخرت میں اس عمل پر نتائج مرتب ہوں گے، اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہر عمل کے وقت اچھی نیت کرلیں۔ اور اچھی نیت یہ ہے کہ ہر عمل کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے کیا جائے۔

۲۔ قرآن کریم کو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے دنیاوی اغراض و مقاصد سے ہٹ کر پڑھا اور پڑھایا جائے۔

۳۔ قرآن کریم کو مقصودی ذریعۂ معاش نہ بنایا جائے۔

۴۔ قرآن پاک پڑھا کر دنیا میں اپنی عزت کروانا بھی مقصود نہ ہو۔

۵۔ قرآن پاک پڑھا کر احسان نہ جتلایا جائے۔

۶۔ اور نہ ہی دکھلاوا مقصود ہو۔

فضائلِ قرآن کریم

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ وَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝﴾[2]

بلاشبہ یہ قرآن ایسے (طریقہ) کی ہدایت کرتا ہے جو بالکل سیدھا ہے۔ اور ان ایمان والوں کو جو

---

[1] البخاري [2] بني إسرائيل: ۹

نیک کام کرتے ہیں (یہ) خوش خبری دیتا ہے کہ ان کو بڑا بھاری ثواب ملے گا۔[۱]

یعنی یہ قرآن ساری دنیا کو سب سے زیادہ اچھی، سیدھی اور مضبوط راہ بتلاتا ہے، لہٰذا اگر کامیابی اور نجات چاہتے ہو تو خاتم الانبیاء ﷺ کی پیروی میں اسی سیدھی راہ پر چلو۔ جو لوگ قلب و جوارح کو ایمان و عمل صالح سے منور کرکے اس صاف و کشادہ راہ پر چلیں گے، قرآن ان کو دنیا میں حیاتِ طیّبہ کی اور آخرت میں جنّت کی عظیم الشان بشارت سناتا ہے:

دوسری جگہ قرآن میں ہے:

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا﴾[۲]

اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمان والوں کے حق میں تو شفا اور رحمت ہیں اور ناانصافی کرنے والوں کا اس سے اور الٹا نقصان بڑھتا ہے۔[۳]

یعنی جس طرح حق کے آنے سے باطل بھاگ جاتا ہے، قرآن پاک کی آیات سے جو بتدریج اترتی رہی ہیں روحانی بیماریاں دور ہوتی ہیں، دلوں سے عقائدِ باطلہ، اخلاقِ ذمیمہ اور شکوک وشبہات کے روگ مٹ کر صحتِ باطنی حاصل ہوتی ہے، بلکہ بسا اوقات اس کی مبارک تاثیر سے بدنی صحت بھی حاصل کی جاتی ہے، بہرحال جو لوگ ایمان لائیں گے یعنی اس نسخۂ شفا کو استعمال کریں گے تمام قلبی وروحانی امراض سے نجات پاکر خدا تعالیٰ کی رحمتِ خصوصی اور ظاہری و باطنی نعمتوں سے سرفراز ہوں گے۔ ہاں جو مریض اپنی جان کا دشمن ہو اور طبیب اور اس کے علاج سے دشمنی ہی کی ٹھان لے، تو ظاہر ہے کہ جس قدر علاج و دوا سے نفرت کرکے دور بھاگے گا، اسی قدر نقصان اٹھائے گا، کیوں کہ مرض امتدادِ زمانہ سے مہلک ہوتا جائے گا جو آخر جان لے کر چھوڑے گا، تو یہ آفت قرآن کی طرف سے نہیں، خود مریض ظالم کی طرف سے آئی۔[۴]

حدیث شریف میں ہے:

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَهٗ.[۵]

تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن پاک سیکھے اور سکھائے۔

---

[۱] بیان القرآن [۲] :بني إسرائيل: ۸۲ [۳] بیان القرآن [۴] از تفسیر عثمانی [۵] السنن الترمذي

دوسری جگہ ارشادِ نبوی ہے:

إِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ.[۱]

بے شک جس کے قلب میں قرآن شریف کا کوئی حصّہ بھی محفوظ نہیں تو وہ بمنزلہ ویران گھر کے ہے۔

قرآن کریم اللہ تعالٰی کی ایک عظیم کتاب ہے، اس لیے اس کا علم حاصل کرنے کے لیے اور اس کی تلاوت کے لیے آداب کا پورا پورا لحاظ رکھا جائے۔

آدابِ تلاوت

۱۔ جنابت یعنی غسل واجب کرنے والی ناپاکی کی حالت میں نہ زبانی تلاوت کی جائے اور نہ ہاتھ لگایا جائے۔

۲۔ بے وضو زبانی تلاوت کی جاسکتی ہے، مگر ہاتھ لگانا منع ہے۔

۳۔ قرآن پاک کو پاک صاف یعنی باوضو ہو کر قبلے کی طرف منہ کر کے پڑھا جائے۔

۴۔ اگر میسّر ہو سکے تو خوشبو بھی لگائی جائے اور مسواک بھی کیا جائے۔

۵۔ قرآن پاک انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ پڑھا جائے۔

۶۔ اگر معنی معلوم ہوں تو معنی پر بھی غور کیا جائے۔

۷۔ دورانِ تلاوت وقوف کی رعایت ضرور کیجیے۔

۸۔ حروف کی صفاتِ لازمہ اور صفاتِ عارضہ کا خیال رکھنے کے ساتھ مخارج و حرکات کی ادائیگی بھی ٹھیک کی جائے۔

۹۔ قرآن پاک کو گانے کی آواز میں نہ پڑھا جائے۔ البتہ رونے کی سی آواز پیدا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۱۰۔ بآواز بلند تلاوت بہتر ہے، مگر اس بات کا خیال کیا جائے کہ کسی نمازی کی نماز میں یا کسی کے آرام میں خلل واقع نہ ہو۔

۱۱۔ تلاوت شروع کرنے سے پہلے أَعُوْذُ بِاللّٰهِ اور بِسْمِ اللّٰهِ پڑھی جائے۔

---

[۱] السنن الترمذي

۱۲۔ دورانِ تلاوت نہ کسی سے گفتگو کرے اور نہ کسی کے سلام وغیرہ کا جواب دے۔ البتہ اہم ضرورت کے پیشِ نظر گفتگو کرنی ہو تو پہلے کسی مناسب جگہ پر وقف کرے، پھر قرآن پاک بند کرے اور پھر گفتگو کرے۔ جب دوبارہ قرآن پاک شروع کرے تو پہلے تعوذ ضرور پڑھ لے۔

۱۳۔ مستورات کو چاہیے کہ دورانِ تلاوت اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ان کی آواز غیر محرموں تک نہ پہنچے۔

۱۴۔ قرآن پاک کو خوش الحانی سے پڑھا جائے۔

۱۵۔ عمدہ اور پاک صاف کپڑے پہننا چاہییں۔

۱۶۔ دورانِ تلاوت آیاتِ رحمت پر خوش ہونا اور اللہ سے دعا مانگنا چاہیے۔

۱۷۔ دورانِ تلاوت آیاتِ عذاب پر ڈرنا اور اللہ کی پناہ مانگنا چاہیے۔

۱۸۔ آیاتِ سجدہ پر سجدہ کرنا چاہیے۔

۱۹۔ وَالضُّحٰی سے آخر تک ہر سورت کے ختم پر تکبیر کہنا وغیرہ۔

بلیک بورڈ پر پڑھانے کے فوائد

۱۔ ہر بچے کو انفرادی طور پر پڑھانے اور الگ الگ محنت کرنے کی بجائے بچوں کے گروپ بنا کر پڑھایا جاسکتا ہے۔

۲۔ پورے گروپ کو بیک وقت بلیک بورڈ کی مدد سے پڑھایا جاسکتا ہے۔

۳۔ باآوازِ بلند اور بار بار سبق کہلوانے سے اکثر بچوں کو سبق اسی وقت یاد ہو جاتا ہے۔

۴۔ اس طرح کم وقت اور نسبتاً کم محنت سے کام زیادہ ہو سکتا ہے۔

بلیک بورڈ پر پڑھانے کے لیے ضروری اشیا: بلیک بورڈ پر پڑھانے کے لیے مندرجہ ذیل اشیا کا ہونا ضروری ہے:

۱۔ چاک۔ ۲۔ چھڑی۔ ۳۔ ڈسٹر۔ ۴۔ اور وہ کتاب جو کہ پڑھائی جا رہی ہو۔

بلیک بورڈ پر پڑھانے کا طریقہ:

۱۔ جو سبق بھی پڑھایا جائے سب سے پہلے اس کا عنوان بلیک بورڈ پر اوپر لکھا جائے۔

۲۔ بلیک بورڈ پر دائیں جانب اسلامی تاریخ ڈالیں، بائیں جانب عیسوی تاریخ بھی لکھ سکتے ہیں۔

۳۔ جب استاد صاحب بلیک بورڈ پر پڑھانے کے لیے کھڑے ہوں تو مزاج میں نہ اتنی تلخی ہو کہ بچے برداشت ہی نہ کرسکیں اور نہ ہی اتنی نرمی کہ بچے استاد ہی نہ سمجھیں۔

۴۔ استاد صاحب کو چاہیے کہ بلیک بورڈ کی ایک جانب کھڑے ہوں اور بورڈ پر اس طریقہ سے لکھا جائے کہ درس گاہ کے تمام طلبا کو بآسانی وہ سبق نظر آئے جو پڑھایا جارہا ہو۔ جو آپ پڑھا رہے ہیں اس کے بالکل سامنے کھڑے نہ ہوں، کہیں ایسا نہ ہو کہ کچھ بچوں کو سبق نظر آئے اور کچھ کو نظر نہ آئے۔

۵۔ سبق پڑھاتے وقت یا پوچھتے وقت چھڑی سمجھائے جانے والے لفظ یا حرف کے نیچے ہونی چاہیے۔

۶۔ سبق کو صاف اور خوش خط لکھا جائے۔

۷۔ سبق پڑھاتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کوئی طالب علم لاپرواہی سے نہ بیٹھا ہو اور نہ ہی طلبا آپس میں گفتگو کررہے ہوں۔

۸۔ طلبا کو بلیک بورڈ کے سامنے لائنوں میں بٹھائیں اور قطار (لائن) بالکل سیدھی ہو۔ طلبا کے سروں پر ٹوپی، رومال، عمامہ ہونا چاہیے اور طالبات کے لیے دوپٹہ، اسکارف ہونا چاہیے۔

۹۔ دورانِ سبق اگر کوئی طالب علم شرارت کررہا ہو یا سست بیٹھا ہو تو فوراً اس کی طرف اشارہ کریں اور اس سے اس سبق کے بارے میں پوچھیں جو آپ پڑھا رہے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ پس اگر طالبِ علم نہ بتاسکے یا غلط بتائے تو اس کو تنبیہ کریں کہ اگر آپ توجہ سے پڑھتے تو ایسا نہ ہوتا، جس طرح آپ کے دوسرے ساتھی سبق بتا رہے ہیں آپ بھی ایسا ہی بتاسکتے۔ اس طریقہ سے طالب علم کے دل میں احساس پیدا ہوگا اور وہ درس گاہ میں توجہ سے بیٹھے گا۔

۱۰۔ اساتذۂ کرام درس گاہ میں ایسے الفاظ استعمال نہ کریں جو اخلاقیات کے خلاف ہوں اور نہ ہی کوئی ایسا فعل یا نقل وحرکت کریں جس سے طلبا مذاق اڑائیں، کیوں کہ بچے استاد کی نقل وحرکت بھی دیکھتے ہیں اور پھر اسے اپناتے ہیں۔

۱۱۔ گروپ کو سبق پڑھانے کے بعد گروپ میں سے ایک ایسے بچے کو بلائیں کہ جس کے بارے میں آپ سمجھتے ہوں کہ اسے سبق یاد ہوگا یا پوچھ لیں کہ کس بچے کو سبق یاد ہوگیا ہے؟ جس بچے کو سبق یاد ہوگیا ہو اس کے ذریعہ سے سبق کہلوا لیا جائے۔ اگر یہ بچہ سبق درست کہلوا دے تو پورا گروپ اس بچے کی نگرانی میں علیحدہ بورڈ پر بٹھا دیا جائے اور گروپ کا ہر بچہ اپنے نگران کی نگرانی میں باری باری آ کر سبق کہلوائے۔ اگر یہ بچہ جسے آپ نے بورڈ پر بلایا ہے درست سبق نہ کہلوا سکے تو پہلے اس کی اصلاح کی جائے، کسی بچے کی نگرانی میں اس وقت تک گروپ نہ بٹھائیں جب تک اس کی ادائیگی مکمل طور پر درست نہ ہو جائے۔

۱۲۔ جب ہر گروپ کو سبق دے چکیں تو پھر تمام گروپوں کی نگرانی کریں۔ نظم وضبط اور بچوں کی غلطیوں پر غور کریں اور ساتھ ساتھ اصلاح کرتے جائیں۔

قاعدے کے گروپ بنانے کا طریقہ: ابتدا میں جب بچہ داخل ہو اور تمام بچے قاعدہ کے ہوں تو بچوں کا سبق اور گروپ ایک ہی ہوگا۔ تختی نمبر ۱ کے اختتام پر تمام بچوں کا بغور جائزہ لے کر کمزور بچوں کو علیحدہ کردیا جائے، اب درس گاہ میں دو گروپ ہوجائیں گے، اگلی تختی کے اختتام پر بھی ایسا ہی کیا جائے۔

سوال: درجۂ قاعدہ کے کتنے گروپ بنائے جاسکتے ہیں؟

جواب: درجۂ قاعدہ کے تین گروپ ہونے چاہییں اور ہر گروپ کا علیحدہ بلیک بورڈ ہونا بھی ضروری ہے۔

بلیک بورڈ کے سامنے گروپ بٹھانے کا طریقہ: بلیک بورڈ کے سامنے سب سے آگے اُس گروپ کو بٹھایا جائے جو سبق کے اعتبار سے سب سے پیچھے ہو، اسی طرح یکے بعد دیگرے

گروپ بٹھائے جائیں، مثال کے طور پر گروپ نمبر ۱ کا سبق حروفِ ہجا ہے اور گروپ نمبر ۲ کا سبق حروفِ مرکبات ہے اور گروپ نمبر ۳ کا سبق حرکات کی تختی ہے، تو سب سے پہلے اور سب سے آگے گروپ نمبر ۱ کو بٹھائیں، اس کے بعد گروپ نمبر ۲، اس کے بعد گروپ نمبر ۳۔ جب ایک گروپ کو سبق پڑھایا جارہا ہو تو بقیہ گروپ بھی اس کے ساتھ دہرائیں، اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ان گروپوں کے اسباق کی دہرائی ہو جائے گی۔

تختی نمبر ① حروفِ ہجا

حروفِ ہجا پڑھانے کے لیے ہدایات: حروفِ ہجا کی تختی جب شروع کرائی جائے تو سب سے پہلے بچوں کو حرف کی پہچان کرائی جائے، نقطوں یا دندانوں کی مدد سے یا مڑے ہوئے ہونے کی مدد سے وغیرہ وغیرہ۔

اس کے بعد اس حرف یا سبق کو تمام بچوں سے بلند آواز سے اور بیک آواز کہلوایا جائے، پھر گروپ کے ہر بچے کو باری باری بلیک بورڈ پر بلائے اور جس طرح استاد صاحب نے بچوں کو سبق کہلوایا تھا اسی طرح وہ بچہ بھی دوسرے بچوں کو سبق کہلوائے۔

اس کے بعد جو حروف پڑھائے ہیں ان کی مشق کرائے، مثال کے طور پر الف، اور ب پڑھایا ہے تو اب ان حروف کی جو مختلف اشکال کلام مجید میں آتی ہیں وہ بلیک بورڈ پر لکھ کر بچوں کو بتائی جائیں اور یاد کرائی جائیں (مختلف اشکال کا امتحان تختی نمبر ۲ اور قرآن مجید میں سے لیا جائے)۔

اس کے بعد بہت ہی اہم مرحلہ یہ ہے کہ جو سبق پڑھایا ہے، ہر بچے سے فرداً فرداً کلام مجید میں سے دونوں طریقوں سے امتحان لیا جائے۔

سبق پڑھانے کے بعد امتحان لینے میں قطعاً سستی یا غفلت نہ کی جائے۔ یہ بہت اہم ہے کہ جتنی زیادہ توجہ امتحان لینے میں کی جائے گی، اتنا ہی زیادہ سبق بچوں کو ذہن نشین ہوگا۔

حروفِ ہجا پڑھانے کا طریقہ: بچوں کو بلیک بورڈ کی طرف متوجہ کریں اور بورڈ پر حرف "ا"

لکھیں اور بچوں کو اس حرف کی پہچان اس طرح کرائیں کہ دیکھو بچو! میں نے بلیک بورڈ پر ایک سیدھی لکیر بنائی ہے جو اوپر سے نیچے کی طرف ہے اور قلم کی طرح بالکل سیدھی ہے، بچو! اس شکل کا نام ہے: الف، کم از کم تین مرتبہ بچوں سے اجتماعی طور پر کہلوائیں، پھر انفرادی طور پر کچھ بچوں سے پوچھیں۔

اس کے بعد بورڈ پر دوسری شکل ''ب'' بنائیں اور کہیں کہ دیکھو بچو! میں نے بلیک بورڈ پر ایک اور شکل بنائی ہے جو پہلی شکل سے بالکل مختلف ہے، یہ شکل دائیں سے بائیں جانب اور اس کے دونوں سرے اوپر مڑے ہوئے ہیں، بچو! میں نے اس کے نیچے ایک نشان (.) لگایا ہے، اس نشان کا نام ہے نقطہ، پھر بچوں سے پوچھیں کہ اس نشان کا کیا نام ہے؟ یعنی اوپر بیان کیے گئے طریقے کے مطابق نقطے کا نام یاد کرایا جائے، اس کے بعد کہے کہ بچو! اس مکمل شکل کا نام ہے ''ب'' اور بیان کیے گئے طریقے کے مطابق با کو یاد کرانے کے بعد استاد بچوں سے پوچھے کہ بچو! الف اور با میں کیا فرق ہے؟ بچے جواب دیں گے کہ الف خالی ہے اور ب کے نیچے ایک نقطہ، الف اوپر سے نیچے کی طرف ہے اور بالکل سیدھا، جب کہ ب دائیں سے بائیں جانب ہے اور اس کے دونوں سرے اوپر کو مڑے ہوئے ہیں، اگر بچے یہ فرق نہ بتا سکیں تو استاد بچوں کو سمجھا دے۔

اگر ایک حرف کی شکل بعد والے حروف سے ملتی جلتی ہو تو پہلے حرف کی مدد سے دوسرے حرف کی پہچان کرائی جائے، جیسا کہ ب اور ت کی شکل ایک جیسی ہے، ایسے حروف جن کی شکل یکساں ہو، لیکن نقطوں میں فرق ہو تو ایسے حروف کی شناخت نقطوں ہی سے آسان انداز میں کرائی جائے، جیسے: ت، ب، ث وغیرہ میں کہیں گے کہ دیکھو بچو! میں نے ب کے نیچے سے نقطہ مٹا دیا ہے اور اس کے اوپر دو نقطے لگا دیے، اب اس شکل کا نام ب نہیں رہا، اب اِس شکل کا نام ہے: ت، اسی طرح الف سے یا تک تمام حروف کی پہچان کرائی جائے۔

توضیح:

۱۔ مفرد حروف کو حروفِ مقطّعات دو حرفی کی طرح معروف پڑھائیں، جیسے: الف با، تا، ثا،

جیم الخ، حروف مقطعات کی ادائیگی وتلفظ ہی معروف پڑھنے کی دلیل ہے، اسی بناپر ان کا مجہول پڑھنا صحیح نہیں، جیسے: بے، تے، ثے، حے، رے، الخ۔

۲۔ مفرد حروف کے لکھے ہوئے نام ہی یاد کرائیں۔

۳۔ مد کی نشانی (~) والے حروف کو کھینچ کر پڑھائیں۔

۴۔ عربی کلام میں صرف ایک یا ہے: یائے صغیرہ، یعنی صرف چھوٹی ”ی“۔ اور یائے کبیرہ بڑی ”ے“ نہیں ہے؟ یہ عجم کا طریقہ ہے۔

۵۔ قاعدہ اور قرآن میں معروف ”ی“ لکھیں، مجہول ”ے“ نہ لکھیں۔

۶۔ حروف کو ان کے مخرج سے صحیح ادا کرائیں اور مشق کراتے وقت ان کے تلفظ کے فرق کو اچھی طرح سمجھائیں۔

۷۔ نقطوں کی تبدیلی سے جو حروف بدلتے ہیں، ان سے بھی اچھی طرح واقف کرائیں۔

۸۔ موٹے حروف خ، ص، ض، غ، ط، ق، ظ کو صحیح مخرج سے ادا کرائیں، ان کی ادائیگی میں ہونٹ نہ ہلانے دیں۔

۹۔ واو کو دونوں ہونٹ گول کر کے ادا کرائیں۔

۱۰۔ بچوں کو نرم حروف، سیٹی والے حروف اور موٹے حروف اور ہم آواز حروف کی خوب مشق کرائیں۔

۱۱۔ حروفِ ہجا مکمل ہو جائیں تو خلافِ ترتیب مشق کرائیں، یعنی دائیں سے بائیں، اوپر سے نیچے۔

۱۲۔ تختی کے اختتام پر دوبارہ طلبا سے اچھی طرح امتحان لیا جائے، جو بچہ امتحان میں کامیاب ہو جائے اسے اگلی تختی شروع کروائیں اور جو بچہ ناکام ہو جائے اس پر مزید محنت کریں اور دوبارہ امتحان لیں، حتی کہ سب طلبا امتحان میں کامیاب ہو جائیں، پھر اگلی تختی شروع کرائیں۔

۱۳۔ حروفِ ہجا کے اختتام پر بچوں میں اتنی استعداد پیدا ہو جائے کہ تعوذ اور تسمیہ مکمل ایک ایک سانس میں پڑھنے لگیں۔

مشکل حروف ادا کرانے کا طریقہ: اس سلسلے میں چند باتیں سوال و جواب کی شکل میں ذہن نشین کرانا بہتر ہوگا:

سوال: اگر بچے سے ح ادا نہ ہو رہا ہو تو کیا طریقہ اپنایا جائے؟

جواب: بچے کا گلہ درمیان سے انتہائی معمولی سا دباتے ہوئے بچے سے کہیں کہ پڑھو۔ اسی انداز میں مشق کرائیں۔

سوال: اگر بچے سے عین ادا نہ ہو رہا ہو تو کیا تدبیر اختیار کی جائے؟

جواب: حا والی تدبیر اختیار کریں۔

سوال: بچے سے طا درست نہ ہو رہا ہو تو کیا طریقہ اپنایا جائے؟

جواب: بچے سے کہیں تا کو موٹا کریں، طا ہو جائے گا۔

سوال: تا کیسے موٹا ہوگا؟

جواب: زبان کی جڑ اور درمیان تالو کی طرف اٹھائیں۔

سوال: بچے سے صاد ادا نہ ہو رہا ہو تو کیا طریقہ اختیار کیا جائے؟

جواب: بچے سے کہیں کہ سین کو موٹا کریں تو صاد ہو جائے گا۔ اور اس کو موٹا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ زبان کی جڑ اور درمیان تالو کی طرف اٹھائیں۔

سوال: بچے سے شین ادا نہ ہو رہا ہو تو کیا کریں؟

جواب: زبان کی نوک نہ اوپر والے دانتوں سے لگنے دیں، نہ نیچے والے دانتوں سے، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ منہ کے اندر دانتوں کے پیچھے قلم یا بچہ کی انگلی اس طرح رکھوائیں کہ زبان کی نوک نہ اوپر والے دانتوں سے لگے، نہ نیچے والے دانتوں سے، اس سے شین ادا ہو جائے گا۔

سوال: ضاد ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: شین والا طریقہ اپنائیں۔

سوال: بچے سے فا ادا نہ ہو رہا ہو تو کیا کریں؟

جواب: نیچے والے ہونٹ کا درمیان اوپر والے دانتوں سے لگوا دیں۔

سوال: اگر بچے سے ث، ذ، ظ میں سے کوئی حرف ادا نہ ہو رہا ہو تو کیا تدبیر اختیار کریں؟

جواب: بچے کا منہ کھلوا کر زبان اوپر والے دانتوں کے سروں سے لگوائیں اور بچہ سے کہیں کہ پڑھو، اگر اس طرح بھی ادا نہ ہو تو مندرجہ بالا طریقہ کے ساتھ ایک طرف ڈاڑھوں کے بیچ میں قلم رکھ کر مشق کرائیں۔ قلم زبان کے نیچے اور ڈاڑھوں کے قریب رکھیں، اس سے بچے کی زبان نیچے نہیں لگے گی اور پیچھے کی طرف بھی نہیں جائے گی، پھر مشق کرانے سے وہ اپنے مخرج سے ادا ہو جائے گا۔

تختی نمبر ② مرکب حروف

مختلف اشکال سمجھانے کے لیے ہر حرف کو اس کی اصلی شکل میں لکھ کر بچوں سے پوچھ لیا جائے، مثال کے طور پر بلیک بورڈ پر ''ا'' لکھ کر بچوں سے پوچھیں کہ یہ کیا ہے؟ بچے جواب دیں گے: الف، اس کے بعد الف کی مختلف اشکال لکھ کر بچوں کو بتائیں کہ بچو! الف اس شکل میں بھی آتا ہے۔ اسی طرح ہر حرف کی جتنی بھی ممکن شکلیں آتی ہیں، ان سب کو پوری طرح سمجھائیں۔ تختی کے اختتام پر بچوں سے امتحان لیں، اگر بچہ قرآن مجید میں سے امتحان دے سکے اور امتحان میں کامیاب ہو جائے تو آگے سبق دیں، ورنہ اسی پر محنت کرائیں۔

امتحان کے طریقے:

۱۔ پہلا طریقہ: استاد صاحب بچوں سے پوچھیں اور بچے بغیر خاموش رہے، بغیر ہونٹ ہلائے فوراً بدلی ہوئی شکل والا حرف بتادیں۔

۲۔ دوسرا طریقہ: استاد صاحب بچوں سے پوچھیں کہ فلاں فلاں حرف کہاں کہاں ہے؟ اور بچہ شروع سطر سے انگلی پھیرنا شروع کرے اور آخر سطر تک تمام مطلوبہ حروف کی بدلی ہوئی اشکال بھی بغیر خاموش رہے، بغیر ہونٹ ہلائے فوراً بتادے تو یہ بچہ کامیاب ہے۔

حروف کی مختلف صورتیں: ان صورتوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ مکمل مفرد اشکال، جیسے: ب، خ، ت.

۲۔ نامکمل بدلی ہوئی اشکال، جیسے: بـ تـ خـ.

۳۔ نامکمل مرکب یعنی فاصلے والی اشکال، جیسے: بـ تـ خـ.

۴۔ مکمل مرکب اشکال، جیسے: بخت، تغذ۔

۱۔ اس تختی میں حروف کو علیحدہ علیحدہ حروفِ ہجا کی طرح پڑھایا جائے، جن حروف کی شکلیں مرکبات میں یکساں ہوں ان کا فرق اچھی طرح سمجھایا جائے، مثال کے طور پر فا اور قاف کی شکلیں مرکب میں ایک جیسی ہیں تو بچوں کو یہ سمجھائیے کہ ایک نقطہ فا کا ہوتا ہے، اگر اسی شکل پر دو نقطے ہوں تو قاف ہوجائے گا، اسی طرح ب، ت، ث، ن، ی، ان حروف کی شکلیں مرکبات میں ایک جیسی ہوتی ہیں، فرق صرف نقطوں کا ہوتا ہے، لہٰذا بچوں کے سامنے ان کا فرق بھی نقطوں سے واضح کریں کہ دیکھو بچو! ایک نقطہ نیچے ہو تو یہ با ہوگا اور اگر ایک نقطہ اسی شکل پر بجائے نیچے کے اوپر ہو تو نون کہلائے گا اور اسی طرح کی شکل پر دو نقطے ہوں تو تا بن جائے گا اور یہی دو نقطے نیچے ہوں تو یا ہوگا، اسی طرح ث، اور ش کے نقطے تین ہی ہوتے ہیں، فرق یہ ہے کہ اگر ایک دندانہ ہو تو ثا ہوگا، اور اگر تین دندانے ہوں تو شین ہوگا، یہ محض اشارہ دیا گیا ہے، اساتذہ اپنی صلاحیت کے مطابق آسان سے آسان انداز میں سمجھانے کی کوشش کریں۔

۲۔ ا، و، ی پر عین کا سرا بنا ہو تو اسے ہمزہ پڑھائیں، جیسے: أ، ؤ، ئ تو یہاں ہمزہ الف، واؤ اور یا کی صورت میں لکھا ہوا ہے۔

حرکات کی تختیوں کو پڑھانے میں معاون بارہ باتیں

حرکات کی تختیاں پڑھانے کے لیے درج ذیل باتوں کا جاننا ضروری ہے، بچوں کو اسی طرح یاد کرائیں۔

۱۔ زبر کی پہچان کی دو باتیں:

۱۔ اس ترچھی سی لکیر (ـَ) کو زبر کہتے ہیں۔ ۲۔ زبر ہمیشہ حرف کے اوپر ہوتا ہے۔

۲۔ زبر والے حرف کے جوڑ کی دو باتیں (دو جملے):

۱۔ اس حرف کا جوڑ ہے بازبر۔ ۲۔ بازبر ہے اس حرف کا جوڑ۔

۳۔ رواں کی دو باتیں:

۱۔ اس حرف کا رواں ہے: بَ۔ ۲۔ بَ ہے اس حرف کا رواں۔

۴۔ جوڑ رواں کی ایک بات: اس حرف کا جوڑ رواں ہے: بازبر بَ۔

۵۔ ذہن میں بٹھانے کی ایک بات: بچو! جب بھی آپ سے کہا جائے: پڑھو، تو آپ نے صرف رواں ہی پڑھنا ہے، جوڑ یا جوڑ رواں ہرگز نہیں کرنا، جوڑ یا جوڑ رواں اس وقت کرنا ہے جب آپ کو جوڑ یا جوڑ رواں کے لیے کہا جائے۔

۶۔ مرکب بنانے کی ایک بات: مثلاً: بَ تَ سے بَتَ۔

۷۔ تبدیلی حُروف کی ایک بات: مثلاً: بَتَ سے تَبَ۔

۸۔ امتحان کی ایک بات: جب حرکات والی تختی مکمل ہوجائے تو قرآن کریم سے بچے کا امتحان لیا جائے، اگر بچہ ہر حرکت والے حرف کا رواں بلاتکلّف پڑھ سکے اور استاد کے پوچھنے پر بتاسکے تو آگے پڑھایا جائے، ورنہ اسی تختی پر محنت کرائی جائے۔

۹۔ حرکات سے متعلق ایک مفید بات: حرکات والی ایک تختی پڑھانے کے بعد جب دوسری تختی کے مرکبات شروع کرائے جائیں تو سابقہ حرکات کو بھی شامل کیا جائے، جیسے: تَبَ، تِبَ وغیرہ۔

تختی نمبر ۳ زبر ـَــ

زبر کی تختی پڑھانے کا عملی طریقہ: بلیک بورڈ پر حرف ب بنا کر بچوں سے سوال کریں کہ یہ کیا ہے؟ بچے جواب دیں گے: ب، اس کے بعد حرف پر زبر بنا کر بچوں سے کہیں کہ دیکھو بچو! میں نے اس حرف کے اوپر ایک ترچھی سی لکیر بَ بنائی ہے، اس لکیر کا نام ہے: زبر، کم از کم تین

مرتبہ اس لفظ یعنی ''زبر'' کو دہرائے، پھر بچوں سے تین مرتبہ کہلوائیں، اس انداز میں کہ کہو بچو! زبر، پھر کہو: زبر، پھر کہو: زبر، پھر بچوں سے اجتماعی طور پر سوال کریں کہ بچو! اس ترچھی سی لکیر کا کیا نام ہے؟ بچے جواب دیں گے: زبر، پھر کم از کم تین مختلف بچوں سے یہی سوال انفرادی طور پر کریں، اب زبر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سوال کریں کہ بچو! یہ زبر کہاں ہے؟

یقیناً کچھ بچے جواب دیں گے: حرف کے اوپر، آپ بھی تصدیق کے لیے دہرادیں: حرف کے اوپر۔

پھر کہو: یاد رکھو بچو! زبر ہمیشہ حرف کے اوپر ہوتا ہے۔

اس طرح اب تک آپ نے بچوں کو زبر کا نام اور مقام یاد کرادیا۔

جوڑ: اب ''ب'' کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہیں کہ بچو! اس حرف کا جوڑ ہے: ''بازبر''، کم از کم تین مرتبہ استاد صاحب کہیں، پھر بچوں سے تین مرتبہ اجتماعی کہلوائیں، اس انداز میں کہ کہو بچو! بازبر، پھر کہو: بازبر، پھر کہو: بازبر، پھر بچوں سے اجتماعی طور پر سوال کریں کہ بچو! اس حرف کا جوڑ کیا ہے؟ بچے جواب دیں گے: ''بازبر''۔

پھر بچوں سے سوال کریں کہ ''بازبر'' کیا ہے؟

بچے جواب دیں گے: ''اس حرف کا جوڑ''

پھر انفرادی طور پر بھی کم از کم تین بچوں سے یہ سوال کریں۔

خلاصہ یہ ہے کہ جوڑ دو طرح سے یاد کرانا ہے:

۱۔ اس حرف کا جوڑ ہے: بازبر۔ ۲۔ بازبر ہے اس حرف کا جوڑ۔

جوڑ کا طریقہ خوب یاد کرائیں۔

جوڑ کا کلیہ: پہلے حرف کا نام پھر حرکت کا نام۔

رواں: جب بچوں کو جوڑ پر عبور ہوجائے تو بچوں سے کہیں کہ دیکھو بچو! کسی بھی متحرک حرف کا جوڑ کرنے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے، اسے رواں کہتے ہیں۔

اس حرف کا رواں ہے: ''بَ''

اس سبق کو بھی حسبِ سابق یاد کروا دیجیے۔ اس طرح بچوں کو زبر والے حرف کا جوڑ اور اس کا رواں آ گیا۔

جوڑ رواں: استاد بچوں سے کہے کہ بچو! اس حرف کا جوڑ رواں ہے: با زبر بَ۔

اس لفظ ''با زبر بَ'' کو تین مرتبہ دہرائیں، پھر کم از کم تین مرتبہ بچوں سے کہلوائیں، اس انداز میں کہ کہو بچو! بـا زبر بَ، پھر کہو: بـا زبر بَ، پھر کہو: بـا زبر بَ، پھر تمام بچوں سے اجتماعی طور پر سوال کریں کہ بچو! اس حرف کا جوڑ رواں کیا ہے؟ بچے جواب دیں گے: بـا زبر بَ، پھر کم از کم تین بچوں سے انفرادی طور پر یہی سوال کریں۔

ذہن میں بٹھانے کی ایک بات: جب بچوں کو جوڑ اور جوڑ رواں کی الگ الگ شناخت ہو جائے تو بچوں سے کہیں: بچو! یہ بات یاد رکھو کہ جب بھی آپ سے کہا جائے کہ پڑھو، تو آپ نے صرف رواں ہی پڑھنا ہے، جوڑ یا جوڑ رواں ہرگز نہیں کرنا، جوڑ یا جوڑ رواں اس وقت کرنا ہے جب آپ کو جوڑ یا جوڑ رواں کے لیے کہا جائے، پھر جس حرف کا جوڑ رواں کرایا ہے، اس کی طرف اشارہ کر کے کہیں: پڑھو بچو! پھر بچوں سے کہیں کہ جوڑ کرو، پھر کہیں کہ جوڑ رواں کرو، اس طرح بچوں کو جوڑ، اور جوڑ رواں پر عبور حاصل ہو جائے گا۔

مرکب بنانا: اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک حرف بمعہ حرکت لکھیں، جیسے: بَ، اس کا رواں بچوں سے پڑھوائیں، اسی طرح ایک اور حرف پڑھوائیں، جیسے: تَ، پھر کہیں کہ دیکھو بچو! میں ان دونوں بَ، تَ کو ملاتا ہوں: بَـتَ، تین بار کہیں اور پھر بچوں سے کہلوائیں اور سابقہ اسباق کی طرح اجتماعی اور انفرادی جائزہ لیں، اسی طرح تیسرا حرف کہلوائیں اور یہ طریقہ بچوں کو سمجھا دیں کہ یہ ایک سے زیادہ حروف ملانے کا طریقہ ہے۔

ترتیب بدل کر مرکب بنانا (تبدیلیٔ حروف): جب ترتیب سے حروف ملانا یعنی مرکب بنانا آ جائے تو حروف کی ترتیب بدل کر اس طرح مرکب بنوائیں، جیسے: بَتَ سے تَبَ اور بَتَثَ سے ثَبَتَ وغیرہ۔

امتحان: امتحان کے دو طریقے ہیں:

۱۔ استاد صاحب کسی بچے سے کسی بھی زبر والے حرف کا رواں پوچھے، بچہ بغیر خاموش رہے، بغیر ہونٹ ہلائے فوراً زبر والے حرف کا رواں پڑھ سکے۔

۲۔ استاد صاحب بچے سے سوال کریں کہ فلاں سطر میں کس کس حرف پر زبر ہے؟ بچہ سطر کی ابتدا سے انگلی پھیرنا شروع کرے، سطر کے آخر تک ہر زبر والے حرف کا رواں بلا تکلف پڑھتا جائے، اگر بچہ درج بالا دونوں طریقوں سے امتحان دے سکے تو آگے سبق شروع کرائیں، ورنہ مزید محنت کرائیں اور دوبارہ امتحان لیں، حتی کہ بچہ دونوں طریقوں سے امتحان میں کامیاب ہو جائے۔

توضیح:

۱۔ تختی نمبر ۳ میں زبر کے ساتھ حروف کی صحیح ادائیگی کرائی جائے اور اس کی خوب مشق کرائی جائے۔

۲۔ الف اور ہمزہ کا فرق سمجھایا جائے۔

۳۔ بچوں کو یہ بتایا جائے کہ را کے اوپر زبر ہو تو را موٹی پڑھی جائے گی۔

۴۔ زبر میں امکانی غلطیوں کی نشان دہی اور ان کی اصلاح کرائی جائے، بچوں کو خوب سمجھایا جائے کہ زبر والے حرف کو رواں پڑھتے وقت تین باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:
۱۔ بغیر کھینچے پڑھا جائے۔ ۲۔ بغیر جھٹکے کے پڑھا جائے۔ ۳۔ معروف پڑھنا ہے اور مجہول نہیں پڑھنا۔

تختی نمبر ④ زیر ـِـ

بلیک بورڈ پر ایک حرف ب بنائیں اور بچوں سے پوچھیں کہ یہ کیا ہے؟ بچے جواب دیں گے: ب۔ پھر ب کے اوپر زبر ڈالیں اور اس کے بارے میں پوچھیں: یہ کیا ہے؟ بچے جواب دیں گے: زبر۔ پھر پوچھیں: زبر کہاں ہے؟ بچے جواب دیں گے: حرف کے اوپر ہے۔ پھر زبر کو ب کے اوپر سے مٹا کر نیچے لکھیں اور کہیں: دیکھو بچو! میں نے اس زبر کو ب کے اوپر سے مٹا

کر نیچے لگایا، اب اس کا نام زبر نہیں رہا، بلکہ اب اس کا نام ہے: زیر، پھر اس لفظ یعنی زیر کو تین مرتبہ دہرائیں، پھر بچوں سے کہلوائیں، اس انداز میں کہ کہو بچو! زیر، پھر کہو: زیر، پھر کہو: زیر۔

پھر بچوں سے اجتماعی و انفرادی سوال کرنے کے بعد پوچھیں کہ بچو! زیر کہاں ہے؟ بچے جواب دیں گے: حرف کے نیچے، آپ بھی تصدیق کے لیے کہہ دیں کہ یاد رکھو بچو! زیر ہمیشہ حرف کے نیچے ہی ہوتی ہے۔ بقیہ تختی پہلے بیان کردہ بارہ باتوں کی مدد سے پڑھائیں۔

نوٹ: جب مرکبات شروع کریں تو سابقہ حرکات یعنی زبر کو بھی شامل کریں۔ تختی کے اختتام پر حسبِ سابق دونوں طریقوں سے قرآن مجید میں سے امتحان لیں۔

توضیح:

۱۔ زیر کے ساتھ مرکبات کی ادائیگی کی خوب مشق کرائی جائے۔
۲۔ بچوں کو بتایا جائے کہ بچو! جب الف کے نیچے زیر ہو تو اس الف کو ہمزہ کہیں گے۔
۳۔ اسی طرح یہ بھی بتائیں کہ بچو! جب را کے نیچے زیر ہو تو اسے باریک پڑھیں گے۔
۴۔ زیر والے حروف کی ادائیگی میں امکانی اغلاط کی نشان دہی کریں اور اغلاط کی اصلاح کرائیں۔

تختی نمبر⑤ پیش ـُــ

بلیک بورڈ پر حرف ب لکھیں اور ب کے اوپر زبر ڈالیں اور زبر کے اوپر چھڑی رکھیں اور بچوں سے پوچھیں: بچو! یہ کیا ہے؟ بچے جواب دیں گے: زبر، پھر پوچھیں: بچو! زبر کہاں ہے؟ بچے جواب دیں گے: حرف کے اوپر، پھر زبر کے اوپر والے سرے کو گول کریں اور بتائیں کہ دیکھو بچو! میں نے اس زبر کا اوپر والا سرا گول کیا ہے، اب اس کا نام ہے: پیش۔ دو تین مرتبہ استاد صاحب خود کہیں، پھر طلبہ سے کہلوائیں۔

فائدہ: تبدیلی حروف میں سابقہ حرکات کو بھی شامل کرتے جائیں، جیسے: بَ، عِ، ثُ، بعث، اسی طرح حسب سابق بارہ باتوں کی مدد سے پورا سبق پڑھائیں۔

تختی کے اختتام پر حسب سابق دونوں طریقوں سے قرآن مجید سے امتحان لیں۔

توضیح:

۱۔ پیش کے مرکبات کی صحیح ادائیگی کرائی جائے اور خوب مشق کرائی جائے۔
۲۔ بچوں کو بتایا جائے کہ جب الف کے اوپر پیش ہو تو اس الف کو ہمزہ کہیں گے۔
۳۔ اسی طرح بتائیں کہ بچو! جب را کے اوپر پیش ہو تو اسے موٹا پڑھیں گے۔
۴۔ پیش والے حرف کی ادائیگی میں امکانی اغلاط کی نشان دہی کریں اور ان کی اصلاح کریں۔

تختی نمبر ⑥ دوزبر ـً

بورڈ پر حرف ب بنا کر اس پر زبر لکھیں اور بچوں سے پوچھیں کہ یہ کیا ہے؟ بچے جواب دیں گے: زبر، پھر بچوں سے پوچھیں کہ یہ کتنے ہیں؟ بچے جواب دیں گے: ایک، اب آپ اس زبر کے اوپر ایک اور زبر لکھ کر بچوں سے پوچھیں کہ اب یہ کتنے ہو گئے ہیں؟ بچے جواب دیں گے: دو، تو آپ کہیں کہ دیکھو بچو! اب اس کو کہتے ہیں: دوزبر۔

باقی تختی تفصیلی طریقہ کے مطابق بارہ باتوں کی مدد سے پڑھائی جائے۔

تنوین

دوزبر، دوزیر، اور دو پیش کو تنوین کہتے ہیں، گویا تنوین کی تین صورتیں ہیں:

۱۔ دوزبر ۲۔ دوزیر ۳۔ دو پیش۔

درج ذیل سوالات کی مدد سے تنوین کے بارے میں بچوں کو بنیادی معلومات ذہن نشین کرائیں۔

سوال: دوزبر کا دوسرا نام کیا ہے؟
جواب: دوزبر والی تنوین۔
سوال: تنوین کو کیسے پڑھتے ہیں؟
جواب: تنوین کو غنہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

سوال: غنّہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: ناک میں آواز چھپا کر پڑھنے کو غنّہ کہتے ہیں۔

سوال: غنّہ کی مقدار کتنی ہے؟

جواب: غنّہ کی مقدار ایک الف ہے۔

سوال: ایک الف کا اندازہ آپ کیسے لگائیں گے؟

جواب: بند انگلی کو درمیانی رفتار سے کھولنے یا کھلی ہوئی انگلی کو درمیانی رفتار سے بند کرنے میں جتنی دیر لگتی ہے، یہ ایک الف کی مقدار کا اندازہ ہے۔

سوال: دوزبر والی تنوین کے ساتھ کہیں الف اور کہیں یا لکھا ہوا ہوتا ہے، اسے جوڑ رواں میں پڑھیں گے یا نہیں؟

جواب: نہیں پڑھا جائے گا۔

توضیح:

۱۔ اس تختی میں دوزبر کے ساتھ حروف کی صحیح ادائیگی کرائی جائے۔ اور اس کی خوب مشق کرائی جائے۔

۲۔ الف اور ہمزہ کا فرق سمجھایا جائے۔

۳۔ بچوں کو بتایا جائے کہ را کے اوپر دوزبر ہوں تو را موٹی پڑھی جائے گی۔

۴۔ امکانی اغلاط کی نشان دہی کریں اور ان کی اصلاح کرائیں۔

۵۔ یہ بھی سمجھایا جائے کہ حروفِ حلقی چھ ہیں: ء، ہ، ع، ح، غ، خ، اگر دوزبر والی تنوین کے بعد ان حروف میں سے کوئی حرف آ جائے تو وہاں غنّہ نہیں ہوگا۔

تختی نمبر ⑦ دوزیر ـٍـ

بلیک بورڈ پر حرف ب لکھیں اور بچوں سے پوچھیں کہ یہ کیا ہے؟ بچے جواب دیں گے: ب، پھر اس کے نیچے زیر لگا کر پوچھیں کہ یہ کیا ہے؟ بچے جواب دیں گے: زیر، پھر اس زیر کے

نیچے ایک اور زیر لگا کر کہیں کہ دیکھو بچو! میں نے اس کے نیچے ایک اور زیر لگا دی ہے، اب یہ زیر نہیں رہا، بلکہ اس کا نام ہے: دو زیر، اس لفظ یعنی ''دو زیر'' کو کم از کم تین مرتبہ استاد صاحب خود کہیں، پھر بچوں سے کہلوائیں، اس انداز میں کہو بچو! دو زیر، پھر کہو: دو زیر، پھر کہو: دو زیر، پھر اجتماعی و انفرادی سوالات کے بعد پوچھیں: بچو! دو زیر کہاں ہیں؟ بچے جواب دیں گے: حرف کے نیچے، آپ بھی تصدیق کے لیے دہرا دیں کہ حرف کے نیچے، پھر کہو کہ یاد رکھو بچو! دو زیر ہمیشہ حرف کے نیچے ہی ہوتے ہیں۔ نیز بچوں کو یہ بھی بتائیں کہ دو زیر کو دو زیر والی تنوین بھی کہتے ہیں۔ دو زیر کی تختی میں تنوین سے متعلق سوالات بجائے بتانے کے عملی طور پر بچوں سے ہی پوچھے جائیں، کیوں کہ دو زبر کی تختی میں یہ سوالات یاد کرائے جا چکے ہیں۔

توضیح:

۱۔ اس تختی میں دو زیر کے ساتھ حروف کی ادیگی کرائی جائے اور اس کی خوب مشق کرائی جائے۔

۲۔ الف اور ہمزہ کا فرق سمجھائیں۔

۳۔ بچوں کو بتائیں کہ جب را کے نیچے دو زیر ہوں تو اسے باریک پڑھیں گے۔

۴۔ دو زیر کی تختی میں امکانی اغلاط کی نشان دہی اور اصلاح کرائی جائے۔

۵۔ بچوں کو یہ بھی بتائیں کہ دو زیر والی تنوین کے بعد حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف آ جائے تو غنہ نہیں ہوگا۔

تختی نمبر ⑧ دو پیش ـٌـ

بلیک بورڈ پر حرف ب لکھیں اور بچوں سے پوچھیں کہ یہ کیا ہے؟ بچے جواب دیں گے: ب، پھر اس کے اوپر پیش لگا کر پوچھیں کہ یہ کیا ہے؟ بچے جواب دیں گے: پیش، پھر اس پیش کے اوپر ایک اور پیش لگا دیں اور کہیں: دیکھو بچو! میں نے اس کے اوپر ایک اور پیش لگا دیا ہے، اب اس کا نام ہے: ''دو پیش''، اس لفظ یعنی ''دو پیش'' کو کم از کم تین مرتبہ کہیں اور پھر اجتماعی طور پر بچوں سے کہلوائیں، اس انداز سے کہ کہو بچو! دو پیش، پھر کہو: دو پیش، پھر کہو: دو پیش، پھر اجتماعی و انفرادی جائزہ لے کر پوچھیں: بچو! دو پیش کہاں ہیں؟ یقیناً بچے جواب دیں گے کہ

حرف کے اوپر، آپ پھر تصدیق کے لیے دہرائیں: حرف کے اوپر، پھر کہیں کہ یاد رکھو بچو! دو پیش ہمیشہ حرف کے اوپر ہی ہوتے ہیں، بقیہ تختی حسب سابق مکمل کرائیں۔

توضیح:

۱۔ دو پیش کے ساتھ حروف کی صحیح ادائیگی کرائی جائے اور اس کی خوب مشق کرائی جائے۔
۲۔ الف اور ہمزہ کا فرق سمجھائیں۔
۳۔ بچوں کو بتائیں کہ جب را کے اوپر دو پیش ہوں تو اسے موٹا پڑھیں گے۔
۴۔ امکانی اغلاط کی نشان دہی کریں اور ان کی اصلاح کرائیں۔
۵۔ بچوں کو بتائیں کہ دو پیش کے بعد اگر حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف آ جائے تو وہاں غنّہ نہیں ہوگا۔

تختی نمبر ⑨ جزم ـْـ

جزم کی شناخت: بلیک بورڈ پر حرف ''ا'' لکھ کر اوپر جزم کی شکل (ـْـ) بنائیں، پھر جزم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہیں کہ دیکھو بچو! میں نے الف کے اوپر دال جیسی ایک چھوٹی سی شکل بنائی ہے، اس شکل کا نام ہے: جزم، اس جزم کے لفظ کو استاد صاحب کم از کم تین مرتبہ دہرائیں، پھر اجتماعی طور پر بچوں سے کہلوائیں، اس انداز میں کہ کہو بچو! جزم، پھر کہو: جزم، پھر کہو: جزم۔

پھر اجتماعی وانفرادی سوالات کے بعد پوچھیں کہ بچو! یہ جزم کہاں ہے؟ بچے جواب دیں گے: حرف کے اوپر، تو استاد صاحب بھی تصدیق کے لیے دہرا دیں: حرف کے اوپر،

پھر کہیں کہ یاد رکھو بچو! جزم ہمیشہ حرف کے اوپر ہی ہوتی ہے، اس کے بعد درج ذیل سوالات بچوں کو ذہن نشین کرائیں:

سوال: جزم والے حرف کو کیا کہتے ہیں؟
جواب: جزم والے حرف کو ساکن کہتے ہیں۔
سوال: جزم والا حرف کتنی مرتبہ پڑھا جاتا ہے؟

جواب: جزم والا حرف ایک مرتبہ پڑھا جاتا ہے۔

سوال: جزم والا حرف کیسے پڑھا جاتا ہے؟

جواب: جزم والا حرف اپنے سے پہلے والے حرف سے ملا کر پڑھا جاتا ہے۔

اس کے بعد بچوں سے پوچھیں کہ جب الف پر زبر ہو تو اسے کیا کہتے ہیں؟ بچے جواب دیں گے: ہمزہ، پھر کہیں کہ اسی طرح یاد رکھو بچو! جب الف کے اوپر جزم ہو تو اسے بھی ہمزہ کہیں گے، پھر بچوں کو بتائیں کہ زبر والے ہمزہ کو بغیر جھٹکے کے پڑھیں گے، جب کہ جزم والے ہمزہ کو جھٹکے کے ساتھ پڑھیں گے۔ جوڑ، رواں، جوڑ رواں اور مرکبات حسبِ سابق مکمل کرائیں۔ پھر بچوں کو سمجھائیں کہ بچو! اگر را ساکن سے پہلے حرف پر زبر یا پیش ہو تو اسے موٹا پڑھیں گے اور اگر زیر ہو تو باریک پڑھیں گے۔

تختی نمبر ⑩ حروف قلقلہ

سوال: حروفِ قلقلہ کتنے ہیں؟

جواب: حروفِ قلقلہ پانچ ہیں: ق، ط، ب، ج، د۔

سوال: قلقلہ کا کیا معنی ہے؟

جواب: قلقلہ کا معنی ہے: حرکت یا جنبش پیدا کرنا۔

سوال: بچوں کی زبان میں قلقلہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: بچوں کی زبان میں قلقلہ کہتے ہیں: آواز کو مخرج میں ایسے اچھالنا جیسے: گیند کو زمین پر ماریں تو اوپر کو اچھلتی ہے۔

سوال: حروفِ قلقلہ پر قلقلہ کس وقت ہوتا ہے؟

جواب: حروفِ قلقلہ پر قلقلہ اس وقت ہوتا ہے جب یہ ساکن ہوں۔

سوال: قلقلہ کی ادائیگی میں کتنی غلطیوں کا امکان ہے؟

جواب: قلقلہ کی ادائیگی میں دو غلطیوں کا امکان ہے:

۱۔ یا تو قلقلہ نہیں ہوتا۔ ۲۔ یا حرف متحرک ہو جاتا ہے۔

سوال: مشابہ قلقلہ کتنے ہیں؟

جواب: مشابہ قلقلہ دو ہیں: ت۔ ک۔

سوال: مشابہ قلقلہ میں کتنی غلطیوں کا امکان ہے؟

جواب: مشابہ قلقلہ میں بھی دو غلطیوں کا امکان ہے:

۱۔ یا تو قلقلہ ہوجاتا ہے۔ ۲۔ یا آخر میں ایک حرف ''ہ'' کا اضافہ ہوجاتا ہے۔

سوال: اس سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

جواب: اس سے نقصان یہ ہوتا ہے کہ حرف عربی نہیں رہتا، بلکہ عجمی بن جاتا ہے، جیسے: اک سے اکھ، ات سے اتھ وغیرہ۔

سوال: تمام حروف کے لیے قلقلہ کا حکم یکساں ہے یا کم زیادہ ہے؟

جواب: ق پر قلقلہ واجب ہے، باقی چار حروف ط، ب، ج، د پر جائز ہے۔

مرکبات کی تدریس سے متعلق چند باتیں

درج ذیل باتیں مرکبات پڑھاتے ہوئے یاد کرائیں:

سوال: اگر آخری حرف پر زبر، زیر، پیش، دو زیر، دو پیش میں سے کوئی ہو تو وقف کیسے کریں گے؟

جواب: ساکن کردیں گے، یعنی ان حرکات کی جگہ جزم پڑھیں گے، جیسے: بَصِیْرٌ کو بَصِیرْ۔

سوال: اگر آخری حرف پر دو زبر ہوں تو وقف کیسے کریں گے؟

جواب: الف مدّہ یا کھڑا زبر سے بدل دیں گے اور ایک الف کی مقدار لمبا کرکے پڑھیں گے، جیسے: ابداً سے ابدا وغیرہ۔

سوال: اگر آخری حرف گول ۃ ہو تو وقف کیسے کریں گے؟

جواب: ساکن ہ سے بدل دیں گے، جیسے: رَقَبَۃٌ سے رَقَبَہْ۔

تختی نمبر ⑪ کھڑا زبر ـٰ

بورڈ پر حرف الف لکھیں اور بچوں سے پوچھیں کہ یہ کیا ہے؟ بچے جواب دیں گے: الف، پھر اس کے اوپر زبر لگا کر پوچھیں کہ یہ کیا ہے؟ بچے جواب دیں گے: زبر، پھر دوسرا الف لکھ کر اس کے اوپر کھڑا زبر لکھیں اور کہیں کہ دیکھو بچو! میں نے اس زبر کو اس دوسرے الف کے اوپر کھڑا کر کے لگا دیا ہے، اب یہ زبر نہیں رہا، بلکہ اب اس کا نام ہے: کھڑا زبر، اس کی پہچان حسبِ سابق کروانے کے بعد پوچھیں کہ بچو! کھڑا زبر کہاں ہے؟ بچے جواب دیں گے کہ حرف کے اوپر، تو استاد صاحب بھی تصدیق کے لیے دہرا دیں کہ حرف کے اوپر، پھر کہیں کہ یاد رکھو بچو! کھڑا زبر ہمیشہ حرف کے اوپر ہی ہوتا ہے، اسی طرح بچوں کو کھڑا زبر کا دوسرا نام (کھڑی حرکت) بھی یاد کرائیں۔

پھر بچوں سے پوچھیں کہ جب الف پر زبر ہو تو اسے کیا کہتے ہیں؟ بچے جواب دیں گے: ہمزہ، پھر استاد صاحب کہیں کہ اسی طرح یاد رکھو بچو! جب الف کے اوپر کھڑا زبر ہو تو تب بھی اسے ہمزہ ہی کہیں گے۔

پھر بتائیں کہ بچو! زبر والے حرف کو بغیر کھینچے پڑھتے ہیں، جب کہ کھڑا زبر والے حرف کو ایک الف کی مقدار کھینچ کر پڑھیں گے۔

سابقہ تختی حسبِ سابق مکمل کرائیں۔

اسی طرح تختی نمبر ⑫ کھڑی زیر اور تختی نمبر ⑬ اُلٹا پیش پڑھائیں

توضیح:

۱۔ ان تختیوں میں کھڑی حرکات کی شناخت کے ساتھ مرکبات کی صحیح ادائیگی کرائی جائے اور خوب مشق کرائی جائے۔

۲۔ پڑی اور کھڑی حرکات کا فرق اور ان کے پڑھنے کا فرق سمجھایا جائے۔

۳۔ کھڑی حرکات میں را کو باریک اور موٹا پڑھنے کا فرق سمجھایا جائے۔

۴۔ کھڑی حرکات والے حروف کی ادائیگی میں متوقع اغلاط کی نشان دہی کی جائے اور ان کی اصلاح کی جائے اور بچوں کو سمجھایا جائے کہ بچو! کھڑی حرکات والے حروف کو رواں پڑھتے ہوئے تین باتوں کا خیال کرنا ضروری ہے:

۱۔ بغیر کھینچے نہ پڑھا جائے۔ ۲۔ آخر میں ہمزہ کا اضافہ نہ کیا جائے۔ ۳۔ مجہول نہ پڑھا جائے۔

حرکات کے بارے میں مشترکہ سوالات: کھڑی حرکت کے اسباق پڑھانے کے بعد بچوں کی استعداد کے مطابق انھیں مندرجہ ذیل سوال و جواب یاد کرائیں:

سوال: حرکات کل کتنی ہیں؟

جواب: حرکات کل چھ ہیں:

۱۔ زبر۔ ۲۔ زیر۔ ۳۔ پیش۔ ۴۔ کھڑا زبر۔ ۵۔ کھڑی زیر۔ ۶۔ الٹا پیش۔

سوال: پڑی حرکات اور کھڑی حرکات کے پڑھنے میں کیا فرق ہے؟

جواب: پڑی حرکات کو بغیر کھینچے پڑھتے ہیں، جب کہ کھڑی حرکات کو ایک الف کی مقدار کھینچ کر پڑھتے ہیں۔

سوال: کھڑی حرکات والے حروف کو رواں پڑھتے وقت امکانی طور پر کتنی غلطیاں ہوسکتی ہیں؟

جواب: عام طور پر تین غلطیاں ہوسکتی ہے: ۱۔ بغیر کھینچے پڑھا جاتا ہے۔ ۲۔ ان کے آخر میں ہمزہ کا اضافہ کردیا جاتا ہے۔ ۳۔ مجہول پڑھا جاتا ہے۔

سوال: کسی کلمہ کے آخری حرف پر کھڑی حرکات میں سے کوئی ہو تو وقف کی حالت میں کیسے پڑھیں گے؟

جواب: اگر کسی کلمہ کے آخر میں ہائے ضمیر کے علاوہ کسی حرف پر کھڑی حرکات میں سے کوئی ہو تو وقف کی حالت میں اپنی اصلی حالت کے مطابق ہی پڑھیں گے، جیسے: وَالضُّحٰی، یُحْیٖ، تَلْوٗا وغیرہ۔ اور اگر ہائے ضمیر پر کھڑا زبر یا الٹا پیش میں سے کوئی ہو تو وقف میں اسے ساکن کریں گے، جیسے: لَہٗ سے لَہْ، بِہٖ سے بِہْ۔

تختی نمبر ⑭ حروفِ مدّ ہ

بورڈ پر تینوں حروفِ مدّ ہ کی الگ الگ پہچان کرائی جائے، اس طریقہ سے کہ بورڈ پر الف لکھیں اور اس سے پہلے زبر لگائیں، جیسے: ـَا۔ واؤ ساکن لکھیں اور اس سے پہلے پیش لگائیں، جیسے: ـُ وْ۔ پھر یا ساکن لکھیں اور اس سے پہلے زیر بنائیں، جیسے: ـِیْ۔ اور ساتھ ساتھ ہر ایک کے نام کا تعارف کراتے جائیں۔ اور مندرجہ ذیل سوالات کی مدد سے بچوں کو حروفِ مدّ ہ کے بارے میں اہم اور بنیادی معلومات ذہن نشین کرائی جائیں:

سوال: حروفِ مدّ ہ کتنے ہیں؟

جواب: حروفِ مدّ ہ تین ہیں: الف، واو، یا۔

سوال: حروفِ مدّ ہ کی پہچان کیا ہے:

جواب: حروفِ مدّ ہ کی پہچان یہ ہے:

الف مدّ ہ: جب الف خالی ہو اور اس سے پہلے زبر ہو، جیسے: بَا۔

واؤ مدّ ہ: واؤ ساکن ہو اور اس سے پہلے پیش ہو، جیسے: بُوْ۔

یائے مدّ ہ: جب یا ساکن ہو اور اس سے پہلے زیر ہو، جیسے: بِیْ۔

سوال: حروفِ مدّ ہ کو کیسے پڑھیں گے؟

جواب: حروفِ مدّ ہ کو ایک الف کی مقدار کھینچ کر پڑھیں گے۔

سوال: حروفِ مدّ ہ کو پڑھتے وقت کس غلطی سے بچنا ضروری ہے؟

جواب: حروفِ مدّ ہ کو پڑھتے وقت اس غلطی سے بچنا ضروری ہے کہ ان کے آخر میں ہمزہ پیدا نہ ہو۔

حروفِ مدّ ہ کے بارے میں اہم ہدایات

حروف مدّ ہ کی تختی سے متعلق اساتذۂ کرام درج ذیل ہدایات کو ملحوظ رکھیں:

۱۔ اس تختی میں حروفِ مدّ ہ کی شناخت مع تعداد اور کھینچنے کی مقدار کے بارے میں خوب سمجھایا جائے۔

۲۔ کھڑی حرکات اور حروفِ مدہ کے پڑھنے کے بارے میں اچھی طرح سمجھایا جائے۔

۳۔ حروفِ مدّہ اور کھڑی حرکات پر وقف کرنے کا طریقہ خوب سمجھایا جائے اور ہائے ضمیر پر وقف کا طریقہ بھی سمجھایا جائے۔

۴۔ را سے پہلے اگر یا ساکن ہو تو را پر وقف کرنے کی حالت میں اس کے موٹے اور باریک پڑھے جانے کے بارے میں بتایا جائے۔

۵۔ مرکبات میں ہر کلمے پر وقف کرائیں۔

تختی نمبر ⑮ حروفِ لین

بورڈ پر حروفِ لین کی الگ الگ پہچان کرائی جائے، اس طریقہ سے کہ بورڈ پر واؤ ساکن لکھیں اور اس سے پہلے زبر بنائیں، جیسے: ـَوْ، پھر یا ساکن لکھیں اور اس سے پہلے بھی زبر بنائیں، جیسے: ـَیْ، اور ساتھ ساتھ ہر ایک کا تعارف بھی کراتے جائیں۔ نیز مندرجہ ذیل سوالات کی مدد سے بچوں کو حروفِ لین کے بارے میں اہم اور بنیادی معلومات ذہن نشین کرائی جائیں:

سوال: حروفِ لین کتنے ہیں اور کون سے ہیں؟

جواب: حروفِ لین دو ہیں: واؤ، یا۔

سوال: حروفِ لین کی پہچان کیا ہے، یا یہ کب لین ہوں گے؟

جواب: حروفِ لین کی پہچان یہ ہے:

واؤ لین: جب واؤ ساکن سے پہلے زبر ہو تو واؤ لین کہلائے گا۔

یائے لین: جب یا ساکن سے پہلے زبر ہو تو یا لین کہلائے گی۔

سوال: حروفِ لین کو کیسے پڑھیں گے؟

جواب: جلدی اور نرمی سے۔

حروفِ لین کے بارے میں اہم ہدایات: حروفِ لین کی تختی سے متعلق اساتذۂ کرام

درج ذیل ہدایات کو ملحوظ رکھیں:

۱۔ اس تختی میں حروفِ لین کی شناخت کے ساتھ مرکبات کی صحیح ادائیگی کرائی جائے اور خوب مشق کرائی جائے۔

۲۔ حروفِ مدّہ اور لین میں فرق بتایا جائے۔

۳۔ حروفِ لین کے بعد وقف کی حالت میں حروفِ لین کی ادائیگی کا طریقہ خوب سمجھایا جائے۔

۴۔ لشیء اور مائۃٌ کے ہجے خصوصیّت سے سمجھائے جائیں۔

۵۔ حروفِ لین کی ادائیگی میں ممکنہ اغلاط کی نشان دہی اور ان کی اصلاح کی جائے اور بچوں کو سمجھایا جائے کہ بچو! یاد رکھو کہ حروفِ لین کو رواں پڑھتے ہوئے تین باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

۱۔ کھینچ کر نہ پڑھا جائے۔ ۲۔ تختی اور جھٹکے سے نہ پڑھا جائے۔ ۳۔ مجہول نہ پڑھا جائے۔

۶۔ تختی کے تمام مرکبات پر وقف کی مشق کرائی جائے۔

تختی نمبر (۱۶) تشدید ـّـ

بلیک بورڈ پر پہلے حرف ب، پھر اس کے اوپر تشدید بنا کر کہیں کہ دیکھو بچو! میں نے اس حرف کے اوپر تین دندانوں والی ایک چھوٹی سے شکل بنائی ہے، اس شکل کا نام ہے: تشدید۔ اور مندرجہ ذیل سوالات کی مدد سے بچوں کو تشدید سے متعلق اہم اور بنیادی معلومات ذہن نشین کرا دیں:

سوال: تشدید کسے کہتے ہیں؟

جواب: تین دندانوں والی چھوٹی سی شکل کو تشدید کہتے ہیں، تشدید کا دوسرا نام شد بھی ہے۔

سوال: شد کہاں ہوتا ہے؟

جواب: شد ہمیشہ حرف کے اوپر ہوتا ہے۔

سوال: شد والے حرف کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: شد والے حرف کو مُشَدَّد کہتے ہیں۔

سوال: شد والا حرف یا مشدد حرف کتنی مرتبہ پڑھا جاتا ہے؟

جواب: دو مرتبہ۔

سوال: کیسے پڑھا جاتا ہے؟

جواب: ایک مرتبہ اپنے سے پہلے والے حرف سے مل کر، دوسری مرتبہ اپنی حرکت کے مطابق۔

سوال: مشدد حرف کو کیسے ادا کریں گے؟

جواب: سختی اور جماؤ کے ساتھ یا ذرا رک کر۔

اساتذۂ کرام کے لیے اہم ہدایات:

۱۔ اس تختی میں تشدید کی شناخت اور تشدید کے ساتھ مرکبات کی صحیح ادائیگی کرائی جائے اور خوب مشق کرائی جائے۔

۲۔ جزم اور شد کے درمیان فرق کی خوب وضاحت کریں۔

۳۔ مُشَدَّد ''رْ'' کی ادائیگی کا طریقہ خوب سمجھایا جائے۔

۴۔ عام مشدد حرف اور قلقلہ والے مشدد حرف پر وقف کرنے کا طریقہ بھی سمجھایا جائے۔

۵۔ ہر کلمہ پر وقف کرائیں۔

تختی نمبر (۱۷) نون مُشَدَّد اور میم مشدد

۱۔ اس تختی میں بچوں کو یہ بات ذہن نشین کرادی جائے کہ نون مشدد اور میم مشدد پر ہمیشہ غنّہ ہوگا۔ اس تختی میں غنّہ کی خوب مشق کرائی جائے۔

۲۔ ہر کلمہ پر وقف کرنے کا طریقہ بتایا جائے۔

۳۔ پھر بچوں سے ہی پڑھواتے ہوئے حروف ملوائیں اور غنّہ کی مشق کروائیں۔

تختی نمبر (۱۸) را کے بعض قاعدے

۱۔ اس تختی میں را کے موٹے اور باریک پڑھنے کے قواعد دہرائے جائیں اور بچوں کو خوب مشق کرائی جائے۔

۲۔ اس تختی میں بچوں کو صرف کلمات یاد کروائے جائیں اور بتایا جائے کہ ان کلمات کی را موٹی پڑھی جائے گی، اس طرح آسان انداز میں را کے قواعد مکمّل ہو جائیں گے۔

۳۔ ہر کلمہ پر وقف کرائیں۔

نوٹ: وہ بچے جو عمر کے لحاظ سے بڑے ہوں یا قواعد سمجھنے کی صلاحیت اور استعداد رکھتے ہوں یا اسکول کی تعلیم اچھی رکھتے ہوں تو انھیں حصۂ تجوید میں سے ابتدا سے ہی را کے مکمّل قواعد سمجھائے جاسکتے ہیں، تاہم بچوں کو مشکل میں نہ ڈالا جائے۔

تختی نمبر ⑲ لام کے بعض قاعدے

اس تختی میں ہر بچے کو یہ یاد ہونا چاہیے کہ لفظ اَللّٰہُ اور اَللّٰھُمَّ کی لام سے پہلے زبر یا پیش ہو تو لام کو موٹا پڑھا جائے گا اور اگر زیر ہو تو لام کو باریک پڑھا جائے گا، ان کے علاوہ باقی تمام لام باریک پڑھے جاتے ہیں۔

تختی نمبر ⑳ نونِ ساکن اور نونِ تنوین کے قاعدے

۱۔ اس تختی میں بچوں کو یہ سمجھائیں کہ نون ساکن اور نون تنوین کے بعد اگر حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف آجائے یا لام اور را آجائیں تو غنّہ نہیں ہوگا، ورنہ غنّہ ہوگا۔

۲۔ ناظرہ قرآن کریم اور حفظ کے طلبہ کے لیے پانچ سپاروں تک غنّہ پر سرخ نشان لگائیں اور پانچ سپاروں کے مکمّل ہونے تک آہستہ آہستہ جملہ قواعد بھی یاد کرادیں، یہ اصول صرف کمزور اور چھوٹے بچوں کے لیے ہے، اگر بچے سمجھ دار باشعور ہوں تو ابتدا ہی سے قواعد یاد کرائے جائیں۔

۳۔ بچوں کو خصوصیّت سے سمجھائیں کہ چار کلمات پر خلافِ قاعدہ غنّہ نہیں ہوگا۔

تختی نمبر ㉑ میم ساکن کے قاعدے

۱۔ قاعدے کے بچوں کو اور کم سمجھنے والے بچوں کو میم ساکن کے بارے میں صرف اتنا

بتادیں کہ میم ساکن کے بعد حرف با اور میم میں سے کوئی ایک آ جائے تو غنّہ ہوگا، میم اور با کے علاوہ کوئی حرف آ جائے تو غنّہ نہیں ہوگا اور حفظ، ناظرہ یا قاعدہ کے بچے جو سمجھ دار ہوں انھیں میم ساکن کے قواعد تفصیل سے بتائے جائیں اور خوب یاد کرائے جائیں۔

۲۔ ہر کلمہ پر وقف کرائیں۔

تختی نمبر (۲۲) مدّ کے متعلق بعض اہم باتیں

۱۔ بچوں کو یاد کرادیں کہ مدّ کے معنی ہیں: کھینچنا، لمبا کرنا، دراز کرنا۔

۲۔ قاعدے کے طلبہ کے لیے صرف دو مدات کا فرق اور پڑھنے کی مقدار بتائی جائے، جیسا کہ دیکھو بچو! یہ نشانی (ٓ) بڑی مدّ کی ہے اور یہ نشانی (ٓ) چھوٹی مد کی ہے۔

یاد رکھو بچو! بڑی نشانی والی مد کی مقدار پانچ الف ہے اور چھوٹی نشانی والی مد کی مقدار تین الف ہے۔

۳۔ ناظرہ اور حفظ کے طلبہ اور قاعدہ کے سمجھ دار طلبہ کے لیے پانچ سپارے مکمّل ہونے تک مدّ کے قواعد مکمّل طور پر جاننا ضروری ہے۔

۴۔ جوڑ کرتے وقت مدّ کی نشانی کا نام نہ لیں۔

۵۔ ہر کلمے پر وقف ضرور کرائیں۔

تختی نمبر (۲۳) حروفِ مقطّعات پڑھانے کا طریقہ

۱۔ بچوں کو بلیک بورڈ کی طرف متوجہ کرنے کے بعد بچوں کو بتلائیں کہ حروفِ ہجا اور حروفِ مقطّعات کے پڑھنے میں کوئی فرق نہیں، جن حروف کو ہجا میں کھینچ کر پڑھا تھا حروفِ مقطّعات میں بھی کھینچ کر پڑھنا ہے اور جن حروف کو حروفِ ہجا میں بغیر کھینچے پڑھا تھا حروفِ مقطّعات میں بھی بغیر کھینچے ہی پڑھنا چاہیے۔

۲۔ حروفِ ہجا میں ہر حرف الگ الگ مفرد شکل میں لکھا ہوا تھا اور یہاں حروفِ مقطّعات میں ایک ساتھ مرکب بنا کر لکھے ہوئے ہیں، آپ کی ذہن نشینی کے لیے ہم کچھ معلومات تحریر

کرتے ہیں، اگر کوئی بچہ اس کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے یہ سمجھائیں، ورنہ ان معلومات کی روشنی میں صرف مشق کروائیں۔

الم : الف، لام، میم، یہاں لام کی میم ساکن کے بعد دوسری میم آ گئی ہے، لہٰذا یہاں میم ساکن کا ادغام مع الغنہ ہوتا ہے، اسی طرح المعص اور المر میں بھی اس قاعدہ کی وجہ سے غنہ ہو رہا ہے۔

کھیعص : اس کلمہ میں عین کا نون ساکن ہے اور اس کے بعد صاد اخفا کا حرف آیا ہے، لہٰذا یہاں نون کا اخفا مع الغنہ ہوگا۔

طسم : یہاں سین کا نون ساکن ہے اور نون ساکن کے بعد میم یرملون کے حروف میں سے آیا ہے، لہٰذا یہاں نون ساکن کا ادغام مع الغنہ ہوگا۔

طس : یہ سورۂ نمل کے شروع کے الفاظ ہیں۔ آپ طس کو تلك سے ملا کر پڑھیں گے تو اس صورت میں سین کے نون کے بعد حرف اخفا آیا ہے، لہٰذا یہاں نون ساکن کا اخفا مع الغنہ ہوگا اور طس پر وقف کریں گے تو سین کے نون پر اظہار ہوگا۔

یٰسین : اس کو والقرآن سے اور نٓ کو والقلم سے ملا کر پڑھیں گے تو نون ساکن کا ادغام مع الغنہ ہوگا۔

حم عسق : اس کلمہ میں عین کا نون ساکن ہے اور اس کے بعد سین حروفِ اخفا میں سے آیا ہے، لہٰذا نون ساکن کا اخفا مع الغنہ ہوگا، اسی طرح سین کا نون ساکن ہے اور اس کے بعد حروفِ اخفا میں سے قاف آیا ہے۔ لہٰذا نون ساکن کا اخفا مع الغنہ ہوگا۔

الم اللّٰہ: اس کے بعد لفظِ اَللّٰہ پڑھنے کی دو صورتیں ہیں:

۱۔ الم پر وقف کر کے سانس توڑ دیں اور پھر اگلے کلمے یعنی لفظ اللہ کو پڑھیں۔

۲۔ ملا کر پڑھنے کی صورت میں میم کی یا میں ہونٹ ملائے بغیر مدّ یا قصر کی مقدار پوری کریں، اس کے بعد اگلی میم کو زبر دے کر پڑھیں، جیسے: الف لام، میٓ مَ اللّٰہ (مدّی حالت میں) اور الف لام مِیْ م اللّٰہ (قصر کی حالت میں)۔

تختی نمبر ㉔ ہمزہ وصلی اور نونِ قطنی

ہمزہ وصلی کی تعریف: ہمزہ وصلی وہ ہے جو ساکن کلمہ کو پڑھنے کے لیے لگایا جاتا ہے، شروع میں ہو تو پڑھا جائے، لیکن کلام کے درمیان میں آجائے تو گر جائے، جیسے: نستعین O اِھْدنا۔

نون قطنی کی تعریف: تنوین کے بعد اگر ہمزہ وصلی آجائے تو ہمزہ کو گرانے کے بعد نون تنوین کو زیر دے کر پڑھتے ہیں، ایسی جگہوں پر چھوٹا سا نون بھی لکھا ہوتا ہے، جسے نون قطنی کہتے ہیں۔

۱۔ اس تختی میں عملاً وصل اور فصل دونوں طریقوں سے ہمزہ وصلی اور نونِ قطنی کے پڑھنے کا طریقہ سمجھایا جائے۔

۲۔ وصل میں جوڑ (ہجے) کرتے وقت نون قطنی کا نام لیا جائے۔

۳۔ فصل میں جوڑ (ہجے) کرتے وقت ہمزہ وصلی کا نام لیا جائے۔

۴۔ ہمزہ وصلی اور نون قطنی کے پڑھنے کا طریقہ وصلاً اور فصلاً صرف عملی طور پر سمجھایا جائے، تعریف یاد کرانے کی ضرورت نہیں، ہر کلمہ پر وقف ضرور کرائیں۔

تختی نمبر ㉕ مشق متفرق برائے اجرائے قواعد ضروریہ

اس تختی میں جو مثالیں ذکر کی جاری ہیں ان میں سابقہ تمام تختیوں میں پڑے ہوئے قواعد کا اجراء کرانا ہے تاکہ اچھی طرح ذہن نشین ہو کر ناظرہ قرآن کریم پڑھنے پر مکمل عبور ہو جائے۔ ان کے علاوہ بعض الفاظ ایسے بھی ہیں جن کا ذکر سابقہ تختیوں میں نہیں آیا ان کا ذکر ذیل میں کیا جا رہا ہے۔

امالہ کی تعریف: امالہ کے لفظی معنی جھکانے کے ہیں، قرآن پاک میں لفظ مجرٖھا کی را کو اور اردو میں ''سویرے اور قطرے'' کی را کی طرح پڑھنے کو امالہ کہتے ہیں۔ اس را کی کھڑی زیر کی آواز دوسری کھڑی زیروں کی طرح نہیں ہے۔ لہٰذا اس کلمہ مجرٖھا کی را کو باریک اور''

سویرے وقطرے'' کی را کی طرح پڑھائیں، جیسے: مجرے ھا۔ چناں چہ اس کو مجرِی اور مجرِھا میں سے کسی بھی طرح پڑھنا غلط ہوگا۔

مجرِھا کے ہجا کرنے کا طریقہ: میم جیم زبر ''مج''، را امالہ والی ''رے'' ''مجرے''، ھا الف زبر ''ھا''، ''مجرے ھا''۔

نوٹ: اساتذۂ کرام اس لفظ کی خصوصی مشق کروائیں۔

اشمام

اشمام کی تعریف: ہونٹ گول کر کے پیش کا اشارہ کرنے کو ''اشمام'' کہتے ہیں، جیسے: لَا تَأْمَنَّا ، اس کلمہ میں ادغام کے ساتھ اشمام یا اظہار کے ساتھ روم ضروری ہے۔ ادغام کے ساتھ اشمام اس طرح ادا کرائیں کہ میم کے ادا کرنے کے بعد نون کا تلفظ شروع ہوتے ہی غنہ جاری رکھتے ہوئے ہونٹ گول ہو جائیں اور ''نا'' کے تلفظ سے پہلے کھل جائیں۔

اظہار کے ساتھ روم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ پہلے نون کے پیش کا تہائی حصہ یعنی ناقص پیش ادا کرائیں، جیسے: لَا تَأْمَنُنَا۔

نوٹ: ان دونوں طریقوں کی عملاً ادائیگی ماہر قاری سے سمجھی جائے۔

اشمام کی تفصیل معارف التجوید یا تجوید کی کسی دوسری مستند کتاب میں دیکھیں۔

سکتہ

سکتہ کی تعریف: کسی ساکن حرف پر کچھ دیر کے لیے آواز روک کر سانس لیے بغیر آگے پڑھنا سکتہ کہلاتا ہے، قرآن کریم کے درج ذیل چار کلموں میں سکتہ کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز ہے:

۱۔ عِوَجًا سکتہ قَيِّمًا۔ ۲۔ مِنْ مَّرْقَدِنَا سکتہ هٰذَا۔

۳۔ مَنْ سکتہ رَاقٍ۔ ۴۔ بَلْ سکتہ رَانَ۔

مزید تفصیل تجوید کی کسی مستند کتاب میں دیکھی جائے۔

تسہیل وابدال

تسہیل کی تعریف: تسہیل کے معنی ہیں: نرمی کرنا۔ یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ جب کسی کلمے میں دو ہمزے جمع ہو جائیں تو دوسرے ہمزہ کو نرم کر کے ہمزہ اور الف کے مخرج کے درمیان سے اس کو ادا کرنا۔

ذیل کے کلمہ میں تسہیل ضروری ہے:

ءَ اَعْجَمِیٌّ. عملاً ادائیگی استاد صاحب بتائیں۔

ابدال کی تعریف: ابدال کا معنی ہے: ہمزہ کو الف سے بدل دینا۔

درج ذیل کلمات میں دو حالتیں جائز ہیں:

۱۔ دوسرے ہمزہ کا الف سے ابدال اور اس میں مدّ لازم۔ جیسے: آلذّٰ کَرَیْنِ، آٰلْئٰنَ۔

۲۔ دوسرے ہمزہ کی ہمزہ اور الف کے درمیان تسہیل، لیکن ابدال اولیٰ (بہتر) ہے۔ جیسے: ءَاَ الذّٰکَرَیْنِ، ءَ اٰلْئٰنَ۔

نوٹ: قرآن پاک میں کچھ کلمات ایسے ہیں جن کا الف لکھنے میں آتا ہے، پڑھنے میں نہیں آتا۔

ذیل کے نقشوں میں نمونے کے طور پر چند الفاظ لکھ دیے ہیں۔

۱۔ جس الف پر یہ نشان (٥) ہو اس کو نہ وقف (ٹھہرنے) کی صورت میں پڑھیں، نہ وصل (ملا کر پڑھنے) کی صورت میں پڑھیں:

لَا۠اِلَى اللّٰهِ	پارہ:۴، سورۂ آل عمران، رکوع:۱۷، آیت:۱۵۸	وَلَا۠اَوْضَعُوْا	پارہ:۱۰، سورۂ توبہ، رکوع:۷، آیت:۴۷
اَوْلَا۠اَذْبَحَنَّهٗ	پارہ:۱۹، سورۂ نمل، رکوع:۲، آیت:۲۱	لَا۠اِلَى الْجَحِيْمِ	پارہ:۲۳، سورۂ صافات رکوع:۲، آیت:۶۸
مِا۠ئَةٍ	قرآن پاک میں جہاں بھی آئے۔	مِا۠ئَتَيْنِ	قرآن پاک میں جہاں بھی آئے۔

۲۔ اور درج ذیل کلمات میں اس نشان (٠) والے الف کو وصل (ملا کر پڑھنے) کی صورت میں نہ پڑھیں، جیسے: لٰكِنَّ هُوَ اور وقف (ٹھہرنے) کی صورت میں پڑھیں، جیسے: لٰكِنَّا، مگر لکھا اس طرح جائے گا:

لٰكِنَّا۠	پارہ:۱۵، سورۂ کہف، رکوع:۵ آیت:۳۸	اَلظُّنُوْنَا۠	پارہ:۲۱، سورۂ احزاب، رکوع:۲ آیت:۱۰
اَلرَّسُوْلَا۠	پارہ:۲۲، سورۂ احزاب، رکوع:۸، آیت:۶۶	قَوَارِیْرَا۠	پارہ:۲۹، سورۂ دھر، رکوع:۱، آیت:۱۶
اَلسَّبِیْلَا۠	پارہ:۲۲، سورۂ احزاب، رکوع:۸، آیت:۶۷		

۳۔ ذیل کے کلمہ میں اس نشان (٠) والے الف کو وصل (ملا کر پڑھنے) کی صورت میں نہ پڑھیں، جیسے: سَلٰسِلَ اور وقف (ٹھہرنے) کی صورت میں اس کا پڑھنا اور نہ پڑھنا دونوں جائز ہیں، جیسے: سَلٰسِلَ اور سَلٰسِلَا، مگر لکھا اس طرح جائے گا:

سَلٰسِلَا۠	پارہ:۲۹، سورۂ دھر، رکوع:۱، آیت:۴

فائدہ۱: ذیل کے کلمہ میں وصل (ملا کر پڑھنے) کی صورت میں نون کے بعد یا کو زبر دے کر پڑھیں اور وقف (ٹھہرنے) کی صورت میں یا کا پڑھنا اور نہ پڑھنا دونوں صحیح ہیں، جیسے: اٰتٰنِ اور اٰتٰنِیْ، مگر لکھا اس طرح جائے گا:

فَمَآ اٰتٰنِ یَ اللّٰهُ	پارہ:۲۰، سورۂ نمل، رکوع:۳، آیت:۳۶

فائدہ۲: ذیل کے کلمہ میں لام سے پہلے اور لام کے بعد دونوں الف نہ پڑھیں اور لام کو زیر دے کر پڑھیں، جیسے: بِئْسَ لِسْمُ الْفُسُوْقُ، اگرچہ لکھا اس طرح جائے گا:

بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ	پارہ:۲۶، سورۂ حجرات، رکوع:۲، آیت:۱۱

باب سوم:

اہم تعلیمی ہدایات

۱۔ جب کوئی حرف یا سبق پڑھائیں تو یہ سمجھ کر پڑھائیں کہ آخری اور پہلی دفعہ پڑھا رہا ہوں، یعنی اس قدر محنت سے پڑھائیں۔

۲۔ بچوں کی استعداد کے مطابق اتنا سبق پڑھائیں جسے بچے آسانی سے یاد کرسکیں۔

۳۔ جب تک ایک حرف یا سبق بچوں کو ہر اعتبار سے یاد نہ ہوجائے آگے سبق ہرگز نہ دیں۔

۴۔ جب نیا سبق دینا شروع کریں تو اس سے قبل گذشتہ سبق ضرور سنیں۔ اگر بچے کو گذشتہ سبق یاد ہو تو آگے سبق پڑھائیں، ورنہ اسی سبق پر محنت کرائیں۔

۵۔ ہر بچے کے ہر سبق پر روزانہ تاریخ ڈالیں، خواہ بچے قاعدے والے ہوں، ناظرہ یا حفظ والے۔

۶۔ اگر کسی بچے کو سبق یاد نہ ہو تو نئی تاریخ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۷۔ ہر بچے کی غلطی پر سرخ پنسل سے نشان ضرور لگائیں۔

۸۔ ہر تختی پر ہر بچے سے قرآن کریم میں سے امتحان لیا جائے، اگر اس تختی کے مطابق امتحان دے سکے تو اگلی تختی شروع کرادیں، ورنہ اسی پر محنت کرائیں۔

۹۔ جب بچہ غلطی کرے تو جس قسم کی اور جس تختی سے متعلق غلطی ہو اسی تختی میں بچہ کی اصلاح کریں، مثلاً: اگر بچہ لفظ ’’فعل‘‘ میں عین کو نہیں پہچان سکا تو مرکبات کی تختی میں عین پر انگلی رکھ کر بچے سے پوچھیں کہ یہ کیا ہے؟ اگر بچہ مرکب حروف میں عین کو پڑھ لے، تو پھر بچے سے کہیں کہ جب آپ نے مرکب کی تختی میں عین پڑھ لیا تو یہاں پر کیوں نہیں پڑھ رہے؟ یہ بھی تو عین ہے، اس طریقہ سے بچہ کی غلطی کی اصلاح ہوجائے گی۔ اسی طرح اگر بچہ حرکت کھینچ رہا ہو تو فوراً حرکات کی تختی میں اس بچہ سے اس حرف کا رواں پڑھوائیں، مذکورہ بالا طریقہ سے بچہ کی اصلاح ہوجائے گی۔ اسی طرح اگر بچہ

حرکت کھینچ رہا ہو تو فوراً حرکات کی تختی میں اس بچہ سے اس حرف کا رواں پڑھوائیں، مذکورہ بالا طریقہ سے بچہ کی اصلاح کرنے پر بچہ کو احساس ہوگا اور وہ اپنے ذہن پر زور بھی دے گا۔ جب کہ اس کے برخلاف اگر تختی سے رٹا لگوایا جائے تو بچہ اپنے ذہن پر زور نہیں دے گا، تو پھر اس کی تربیت پائیدار نہ ہوگی۔

۱۰۔ بچوں کی غلطیوں پر نشان لگاتے وقت ان کو غلطی کا احساس ضرور دلائیں کہ یہ نشان آپ کی فلاں غلطی کی وجہ سے لگایا گیا ہے۔

۱۱۔ تمام مرکبات کی تختیوں کی مشقیں اس طرح شروع کرائیں کہ بچوں سے ہی پڑھوائیں اور بچوں سے ہی ملوائیں، جیسے: ب، ع، د، سے بعدُ، ا، ب، د، ا سے ابدا وغیرہ یا اس ترتیب پر چلیں کہ آپ ہجے کرتے رہیں اور بچوں سے پڑھواتے رہیں اور بچوں سے ہی حروف ملواتے رہیں۔

۱۲۔ اصلاً تو بچوں کو اجتماعی طور پر پڑھایا جائے، اس کی کوشش بھی کریں کہ انفرادی طور پر بھی پڑھائیں اور سنیں، تاکہ ہر بچے کی غلطیوں کی اصلاح ہو سکے۔

۱۳۔ بچوں کی عادت رواں کی ہونی چاہیے اور عبور بھی رواں پر ہونا چاہیے، مگر ہجے کرنا آتے ہوں۔

۱۴۔ جب قاعدہ کی تمام تختیاں مکمل ہو جائیں تو بچے کی استعداد یہ ہونی چاہیے کہ بچہ قرآن کریم میں ہر جگہ سے رواں پڑھ سکے، خواہ اُٹک اُٹک کر ہی کیوں نہ پڑھے۔

۱۵۔ قاعدے کے اختتام پر ایک تو قرآن کریم میں سے امتحان لیا جائے، دوسرے یہ کہ تمام تختیوں کا ازسرِ نو جائزہ لیا جائے، اگر کسی تختی میں کوئی نقص پایا جائے تو اس کی اصلاح ضرور کی جائے۔

۱۶۔ ناظرہ قرآن کریم پڑھاتے وقت بچوں سے ہی پڑھوائیں، نہ تو استاد پڑھے اور نہ ہی بچے کو جوڑ کرنے دیں، بچے کی استعداد کے مطابق سبق کا نشان لگا کر بچے کو یاد کرنے کے لیے کہا جائے، روزانہ کا یہی معمول رکھیں۔

۱۷۔ جب بچے سے امتحان لیا جائے تو بچہ بلا تکلف وہ حرف یا حرکت پڑھ سکے۔

سوال: بلاتکلّف سے کیا مراد ہے؟

جواب: بلاتکلّف سے مراد یہ ہے کہ بچہ خاموش نہ رہے، یعنی نہ تو ذہن میں جوڑ کرے اور نہ ہی منہ میں جوڑ کرے، بلکہ فوراً حرف یا حرکت اور لفظ کو پہچان سکے۔

١٨۔ امتحان کے دو طریقے ہیں:

١۔ استاد جس حرف یا حرکت پر انگلی رکھے بچہ فوراً بتا سکے یا استاد جس متحرک حرف پر انگلی رکھے بچہ فوراً اس کا رواں پڑھ سکے۔

٢۔ یہ کہ استاد بچے سے سوال کرے کہ فلاں حرف یا حرکت کہاں ہے یا فلاں حرکت کس کس حرف پر ہے؟ تو تب بھی بچہ بغیر سوچے جواب دے سکے۔

١٩۔ طالب علم سے سبق سو فیصد توجہ سے سنیں، کیوں کہ ابتدائی ایام کی ذرا سی لاپرواہی یا بے توجہی سے بچہ ایسی غلطی میں پڑ سکتا ہے جس کی اصلاح بعد میں مشکل ہوگی۔

٢٠۔ درجۂ حفظ والے اساتذۂ کرام مغرب تا عشا ضرور پڑھائیں اور اِس وقت کلاس کی بھرپور نگرانی کریں، کیوں کہ یہ وقت طلبہ کے سبق حفظ کرنے کے لیے نہایت اہم ہوتا ہے۔

٢١۔ جہاں تک ممکن ہو حفظ کے طلبہ سے سبق رات ہی کو سن لیں یا کم از کم طلبہ سے اس کا اہتمام کروائیں کہ سونے سے قبل ایک دوسرے کو سبق ضرور سنالیں، تاکہ آئندہ صبح ابتدائی وقت میں سبق سنانے میں سہولت ہو۔

٢٢۔ حفظ کے طلبہ سے استاد صاحب سبق خود سنیں۔

٢٣۔ اگر درس گاہ میں حفظ و ناظرہ دونوں کے طلبہ ہوں تو پہلے حفظ کے طلبہ سے سبق سنیں، پھر ناظرہ کے طلبہ سے۔

٢٤۔ حفظ کے طلبہ سے سبقی پارہ مکمّل اور کم از کم ایک پارہ منزل ضرور سنیں اور یہ اس بچے کے لیے ہے جس کے دس پارے ہو چکے ہیں اور دس سے زیادہ پاروں والے طلبہ سے دو پارے منزل سنیں، تاہم اگر درس گاہ کی مجموعی کارکردگی اوسط ہو اور بچے بھی حفظ کی مقررہ تعداد سے زیادہ ہوں تو طلبہ کی منزل دو پاروں سے کم سننے کی بھی گنجایش ہے، لیکن منزل ایک پارے سے کم ہرگز نہ ہو۔

۲۵۔ ایک انتہائی مفید طریقہ حفظ اور درس گاہ کو معیاری بنانے کا یہ ہے کہ سبق، سبقی اور منزل سے فراغت کے بعد طلبہ کو کہہ دیا جائے کہ مزید اتنے پاروں کی تیاری کرلیں، تاکہ ان پاروں میں سے امتحان لیا جائے، جب طلبہ ان پاروں کو دہرالیں تو استاد ان پاروں میں سے امتحان لیں، اس طرح طلبہ کو امتحان دینے کا تجربہ بھی ہوجائے گا اور طلبہ زیادہ فکر سے منزل یاد کریں گے، یا یہ کہ آخری وقت میں طلبہ کو خاموش کراکر چند طلبہ سے مختلف مقامات سے سنیں۔

۲۶۔ درجۂ حفظ کے لیے استاد صاحب کا حافظِ قرآن ہونا اور قرآنِ کریم کا مکمل ازبر ہونا ضروری ہے، تاکہ اسی طریقے سے طلبہ پر محنت کرائیں، اگر استاد صاحب کو منزل یاد نہ ہو تو شاگردوں کی منزل کیوں کر پختہ ہوگی اور ناپختہ منزل والے استاد صاحب شاگردوں کا امتحان بھی نہ لے سکیں گے، اسی لیے جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ نے انسپکٹر کے لیے حافظِ قرآن ہونے اور منزل کے پختہ ہونے کی شرط لگا رکھی ہے، جن کا کام روز روز امتحان لینا ہے۔

۲۷۔ اساتذۂ کرام اپنے لیے اور طلبا و ادارہ کے لیے ہر روز اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کریں، اس کی توفیق کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں کرسکتا، دن کو محنت کرنا اور رات کو اٹھ کر اپنے رب سے دعا کرنا، یہ ہمارے اسلاف کا طریقہ رہا ہے۔ اور اسی طرح طلبہ کو بھی ترغیب دیتے رہیں کہ وہ اپنے لیے اور اساتذہ کے لیے اور ادارہ کے لیے دعا کرتے رہیں، اس طرح طلبہ میں عاجزی پیدا ہوگی اور اپنے رب سے مانگنا آئے گا اور اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی رحمتِ خاصہ نازل ہوگی۔

۲۸۔ کمزور طلبہ پر خصوصی توجہ دیجیے اور ان کے لیے نام لے لے کر اپنے رب سے دعا کیجیے۔

۲۹۔ اساتذۂ کرام مار پیٹ سے گریز کریں، غصّہ کو قابو میں رکھیں، کیوں کہ بلاوجہ غصّہ نہایت بری بات ہے۔ لہٰذا جس کسی طالب علم کے رویہ پر غصّہ آئے تو غصّہ کو کنٹرول کرنے کے لیے جو شرعی طریقے ہیں ان کو اپنائیں اور اس وقت خصوصی طور پر اللہ کی طرف رجوع کریں، کیوں کہ مظلومیت کے وقت دعا کی قبولیت کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔

۳۰۔ طلبہ کی چھٹی سے آدھا گھنٹہ قبل دینیات وغیرہ پڑھائیں اور ادارہ کی طرف سے جو نصاب مقرر کیا جائے اس کے مطابق عمل کریں، اس سے آپ کو مطالعہ کرنے کا موقع بھی ملے گا اور طلبہ کو سمجھانے میں بھی آسانی ہوگی۔

اسمبلی کا طریقہ:

۱۔ جمعیّت تعلیم القرآن کے مدارس میں روزانہ اسمبلی ہوتی ہے، خواہ مدرسہ کل وقتی ہو یا جزوقتی۔

۲۔ اسمبلی صبح یا شام اس وقت کرائی جائے جب مدرسہ کے تعلیمی اوقات شروع ہوں۔

۳۔ مدرسہ میں ایک سے زائد درجے ہونے کی صورت میں ہر درجہ یا حلقہ کے طلبا کی اسمبلی ایک ہی جگہ ہونی چاہیے۔

۴۔ اسمبلی کے دوران ہر درجہ کے استاد کا موجود ہونا ضروری ہے۔

۵۔ طلبا قطاروں میں ایک دوسرے کے پیچھے کھڑے ہوں، ہر طالب علم کا دوسرے طالب علم سے ایک ہاتھ کا فاصلہ ہو۔

۶۔ چھوٹے قد کے بچے آگے اور بڑے قد کے بچے پیچھے ہوں۔

۷۔ دوران اسمبلی طلبا میں مکمل نظم وضبط ہونا چاہیے۔

۸۔ تمام طلبا کے سروں پر ٹوپی، رومال یا پگڑی ہونی چاہیے۔

۹۔ طلبا کے ہاتھ اس طرح بندھے ہوئے نہ ہوں جیسے: نماز میں ہوتے ہیں۔

۱۰۔ اسمبلی کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے کیا جائے، دورانِ تلاوت طلبا اور اساتذۂ کرام احترام سے تلاوت سنیں اور تلاوت کے اختتام پر تمام طلبہ بآواز بلند اور بیک آواز کہیں: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا۔

۱۱۔ اس کے بعد نظم یا نعت پڑھی جائے۔

۱۲۔ اس کے بعد ہفت روزہ تربیت کے عنوانات کے مطابق ایک طالب علم مختصر سی تقریر کرے۔

۱۳۔ اس کے بعد اساتذۂ کرام تمام بچوں کی صفائی چیک کریں اور اگر کسی طالب علم کی صفائی ناقص ہو تو اسے تنبیہ کریں۔

۱۴۔ اسمبلی ختم ہونے پر تمام طلبا اپنی اپنی درس گاہوں کی طرف قطاروں میں روانہ ہوں اور جوتے اتار کر ترتیب سے لائنوں میں رکھیں۔

۱۵۔ اس کے بعد اساتذہ فوراً حاضری لیں اور اپنی آمد کے وقت کا بھی اندراج کریں۔

دینیات پڑھانے کا طریقہ

۱۔ ادارہ جمعیت تعلیم القرآن کے مکاتب میں قرآن مجید کے ساتھ ساتھ دینیات کا سلسلہ بھی جاری کیا گیا ہے۔

۲۔ جمعیت تعلیم القرآن کے مدارس میں جمعیت کا منظور شدہ نصاب پڑھایا جائے۔

۳۔ قاعدہ کے بچوں کو "دینیات برائے طلبا قاعدہ" پڑھائی جائے۔

۴۔ دینیات برائے طلبا قاعدہ کا سبق قاعدے کے ساتھ ساتھ اس طرح جاری رکھا جائے کہ قاعدہ کے اختتام کے ساتھ کتاب کا بھی اختتام ہو جائے اور کتاب میں اس کی باقاعدہ منصوبہ بندی بھی کردی گئی ہے۔

۵۔ اور اگر قاعدے کے اختتام تک دینیات برائے طلبا قاعدہ کا اختتام نہ ہو تو دینیات کے بچوں کے بھی علیحدہ علیحدہ گروپ بنائے جائیں۔

۶۔ دینیات میں بھی سبق اس طرح پڑھائیں کہ ہر سبق کم از کم تین بار استاد خود کہلائے اور بچے باآواز بلند ساتھ ساتھ پڑھتے جائیں، پھر انفرادی طور پر بچوں سے سبق کہلوایا جائے اور دورانِ سبق بچوں کی ادائیگی پر خصوصی توجہ دی جائے۔

۷۔ قاعدہ، ناظرہ وحفظ کے بچوں کے لیے دینیات، اخلاقی تربیت و ذہن سازی اور ذکر و اذکار کا مکمل نصاب مرتب وطبع شدہ ہے اور اس میں اول روز سے حفظ و ناظرہ کی تکمیل تک ایامِ خواندگی کی تقسیم بھی مرتب ہے، اساتذہ اس خاکہ و منصوبہ بندی کے تحت بچوں کی تربیت فرمائیں۔

۸۔ موسمِ سرما میں دینیات کی تعلیم عصر کی نماز کے بعد متصل نماز کے کردی جائے۔

نماز بالجہر پڑھانے کا طریقہ

۱۔ تمام طلبا کی صف بندی کی جائے۔

۲۔ صفیں سیدھی رکھنے کا خصوصی اہتمام کرایا جائے اور بچوں کو یہ بتایا جائے کہ جب ایڑی کی سیدھ میں ایڑی ہوگی اور بالکل سیدھا کھڑا ہونے کے بعد کندھوں سے کندھا ملا ہوا ہوگا تو صفیں بالکل سیدھی ہوں گی۔

۳۔ تمام طلبا کی شلوار ٹخنوں سے اوپر ہونی چاہیے۔

۴۔ طلبا کو بتایا جائے کہ ظاہراً یا چھپ کر گفتگو نہ کی جائے، ایسا کرنے سے نماز نہیں ہوتی۔

۵۔ نماز شروع کرنے سے پہلے نماز کا طریقہ عملی طور پر سمجھایا جائے، یعنی ہاتھ باندھنے کا طریقہ، پیروں کے درمیان فاصلہ، قیام، رکوع، سجدہ اور قعدہ میں نظر کہاں ہونی چاہیے وغیرہ۔

۶۔ طلبا میں سے ایک کو امام بنایا جائے، امام طالبِ علم کی نماز کی ادائیگی درست طریقہ پر ہونی چاہیے اور ٹھہر ٹھہر کر آواز بلند پڑھے اور مقتدی طلبا آواز بلند دہراتے جائیں۔

۷۔ جیسے جیسے: طلبا کو نماز یاد ہوتی جائے انھیں باری باری امام بنائیں۔

۸۔ طلبا کو بتلایا جائے کہ نماز کے دوران نمازی کے آگے سے گزرنے یا بلند آواز سے اس طرح نماز پڑھنے کا عمل یہاں صرف آپ کو سکھانے کے لیے کیا جا رہا ہے، ورنہ نماز کے دوران بلا عذر کسی نمازی کے آگے سے گزرنا جائز نہیں۔ نیز ہر نماز میں اس طرح جہر کرنا بھی درست نہیں۔

۹۔ نماز بالجہر پڑھانے کے ساتھ ساتھ نماز سے متعلق مسائل بھی یاد کراتے جائیں، تاکہ مسائل سے بھی واقفیت ہو جائے، اس کی ترتیب دینیات کی کتابوں میں دے دی گئی ہے۔ طالبات کو بھی نماز پڑھنے کا طریقہ سکھایا جائے اور مرد و عورت کی نماز میں جہاں فرق ہے بتایا جائے۔

۱۰۔ نماز بالجہر ہفتہ میں کم از کم ایک دن ضرور کروائیں۔

نوٹ: نماز کے عملی طریقہ کی تفصیل مطبوعہ نصاب میں درج ہے۔

بچوں پر کنٹرول

استاد صاحب بلیک بورڈ پر سبق پڑھا رہے ہوں یا گزشتہ سبق کا امتحان لے رہے ہوں، یعنی کچھ بھی پڑھا رہے ہوں تو طلبا کے نظم و ضبط پر خصوصی توجہ رکھیں کہ کوئی طالب علم باتیں تو نہیں کر رہا یا شرارت تو نہیں کر رہا، یعنی پڑھائی کے علاوہ کسی اور کام میں لگا ہوا تو نہیں ہے، اگر ہے تو استاد صاحب فوراً اس طالب علم کو بلائیں اور اس سے وہ کہلوائیں جو ابھی استاد نے پڑھایا ہو، اگر بچہ سبق نہ کہلوا سکے تو اس کو تنبیہ کریں کہ یہ آپ کی لاپرواہی کا نتیجہ ہے، اس طرح بچے کو غلطی کا احساس ہوگا۔

اسی طرح پڑھاتے ہوئے بچوں کو ترتیب وار مت بلائیں بلکہ بلا ترتیب بلائیں، جب استاد صاحبان پیار و محبت سے ان کو ان کی غلطیوں کا احساس دلائیں گے تو بچوں کے دلوں میں احساس پیدا ہوگا اور اساتذۂ کرام کے لیے محبت اور احترام بھی ان کے دلوں میں پیدا ہوگا اور بچے شرم سار ہو کر خود بخود پڑھائی کی طرف توجہ دیں گے۔

اگر اساتذۂ کرام معمولی معمولی باتوں پر بچوں کو مارنے پیٹنے اور ان کے لیے نازیبا الفاظ استعمال کرنے کا انداز اپنائیں گے تو ان حالات میں طلبا کے دلوں سے اساتذۂ کرام کا احترام بھی نکل جائے گا اور طلبہ قرآن کریم کی تعلیم سے بدظن ہو جائیں گے۔ اور بعض طلبا جب مار کھانے کے عادی ہو جائیں گے تو ان کے دلوں سے سزا کی اہمیت ختم ہو جائے گی، ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض بچے استاد اور ماں باپ کے رویّہ سے تنگ آ کر گھروں سے نکل جاتے ہیں اور تعلیم سے بالکل محروم ہو جاتے ہیں اور مختلف قسم کے جرائم میں ملوث ہو جاتے ہیں۔

لہٰذا اساتذہ سے گزارش ہے کہ بچوں کے مستقبل کا خیال کرتے ہوئے انتہائی شائستہ انداز میں تعلیم دیں اور اپنی صلاحیتوں کو مکمل طور پر بروئے کار لاتے ہوئے کام کریں اور بچوں کی غلطیوں اور کوتاہیوں پر صبر و تحمل سے کام لیں اور اس ضمن میں پیش آنے والی تکالیف کا استقامت کے ساتھ خالصتاً اللہ کی رضا کے لیے مقابلہ کریں اور ایسے بچے جن کی طرف سے

آپ کو ذہنی تکلیف ہو اُن کے لیے اللہ رب العزت سے ہدایت کی دعا کریں۔

جب استاد صاحب مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ رب العزت اسے ضرور قبول فرمائیں گے، مگر شرط یہ ہے کہ مستقل محنت ہو، استقامت ہو اور اخلاص ہو۔

اہم انتظامی ہدایات

سائن بورڈ:

۱۔ جمعیّت کے نام کے دو بورڈ ہوتے ہیں، ان میں سے ایک بورڈ مدرسہ کی عمارت پر نمایاں جگہ پر لگا ہوا ہونا چاہیے اور دوسرا بورڈ قریبی بڑے روڈ پر نمایاں جگہ پر لگا ہوا ہونا چاہیے، تاکہ ہر خاص و عام کو پتہ چل سکے کہ یہاں پر جمعیّت تعلیم القرآن کا مدرسہ ہے۔

نوٹ: دونوں بورڈز کا لگا ہوا ہونا ضروری ہے، کسی ایک بورڈ کے بھی نہ لگے ہونے کی صورت میں مدرسہ کا الحاق ختم کر دیا جائے گا۔

۲۔ تختی نظام الاوقات درس گاہ ہی میں لگی ہونی چاہیے اور اس تختی پر اوقاتِ کار کا اندراج ہونا چاہیے اور درج شدہ اوقات کے مطابق تعلیم دی جائے۔

۳۔ رجسٹر حاضری کا ہر کالم بوقتِ ضرورت مکمّل ہونا چاہیے اور رجسٹر حاضری پر استاد کی آمد کا اندراج بھی روزانہ ہونا چاہیے۔

۴۔ آمد و رفت کے وقت کا اندراج روزانہ کریں اور درست کریں، ایسا نہ ہو کہ آمد و رفت کے اوقات غلط تحریر کریں اور کئی دنوں کی حاضری ایک ہی دن لگا دیں۔

۵۔ اوقات تعلیم مدرسین کے لیے اوقات کار یکساں ہونے چاہییں۔ جو کہ حسبِ ذیل ہیں۔

اوقات کار

موسمِ سرما: نومبر تا اپریل صبح ۸ تا ۱۱:۳۰ دوپہر ۲ تا اذانِ عصر
موسمِ گرما: مئی تا اکتوبر صبح ۷:۳۰ تا ۱۱:۰۰ دوپہر ۲ تا ۵

۶۔ دینیات روزانہ پڑھائیں، کتاب ”اللہ تعالیٰ کی باتیں“ بروز جمعرات بعد ظہر پڑھ کر ضرور سنائی جائے۔

۷۔ کسی مدرسہ میں ایک سے زائد درجے ہونے کی صورت میں ہر درجہ کے استاد کے پاس اپنا اپنا رجسٹر، قاعدہ اور نصابی کتب کا سیٹ ہونا لازمی ہے۔

۸۔ جس بچہ کا قاعدہ مکمل ہو گیا ہو اور وہ امتحان میں بھی کامیاب ہوا ہو تو درجۂ ناظرہ والے اساتذہ کو چاہیے کہ اس بچہ کو ناظرہ میں داخل کرنے سے پہلے خود بھی بچہ کا امتحان اچھی طرح لے لیں، اگر بچہ قرآن کریم میں رواں ہر جگہ سے پڑھ سکے خواہ اَٹک اَٹک کر ہی کیوں نہ پڑھے اور اس کی ادائیگی بھی درست ہو تو درجۂ ناظرہ میں داخلہ دیں، ورنہ واپس قاعدہ والے استاد کے پاس بھیج دیں، کیوں کہ کمزور بچے کو داخل کرنے کے بعد تمام تر ذمہ داری استاد پر ہوگی اور اسی سے جواب طلبی ہوگی۔

۹۔ ہر درجہ کے استاد کو چاہیے کہ مشکل حروف کی ادائیگی پر خصوصی توجہ دیں۔

۱۰۔ کمزور بچوں کو خصوصی توجہ اور ہمدردی کے ساتھ علیحدہ پڑھائیں اور مستقل مزاجی اور استقامت کے ساتھ ان کی اصلاح کی بھرپور کوشش کریں۔

۱۱۔ ہر درجہ کے استاد کو چاہیے کہ مشکل حروف کی ادائیگی پر خصوصی توجہ دے۔

مکتبۃ البشریٰ

شعبہ نشرواشاعت
چوہدری محمد علی چیریٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی، پاکستان

قرآن مجید، تفاسیر، احادیثِ مبارکہ، درسِ نظامی
اوراد و وظائف اور اصلاحی کتب کا اشاعتی ادارہ

- قرآن مجید پندرہ سطری (حافظی)
- پنج سورہ
- تفسیر عثمانی
- سورۂ یٰس
- رحمانی قاعدہ
- اعجاز القرآن
- بیان القرآن
- النبی الخاتم ﷺ
- نمازیں سنت کے مطابق پڑھیے
- آسان صرف (۳ حصے)
- آسان نحو (دو حصے)
- وصیت اور میراث کے احکام
- پردہ کے شرعی احکام
- قصص القرآن (۴ حصے)
- سیرت سید الکونین خاتم النبیین ﷺ
- خلفائے راشدین
- نیک بیبیاں
- تبلیغ دین (امام غزالی رحمہ اللہ)
- علاماتِ قیامت
- جزاء الاعمال
- علیم بہشتی
- منزل
- الحزب الاعظم (ماہانہ مکمل)
- اعمال قرآنی
- مناجات مقبول
- پنج پارہ
- عم پارہ (درسی)
- نورانی قاعدہ

- بغدادی قاعدہ
- فضائل تجارت
- آسان منطق
- اپنی نمازیں درست کیجیے
- حقوق الوالدین
- بارہ مہینوں کے فضائل و احکام
- آسان نیکیاں
- حیاۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم
- امت مسلمہ کی مائیں
- رسول اللہ ﷺ کی نصیحتیں
- اکرام المسلمین/حقوق العباد کی فکر کیجیے
- حیلے اور بہانے
- اسلامی سیاست
- آداب معیشت
- حصن حصین
- الحزب الاعظم (ہفتہ وار کامل)
- فضائل اعمال
- اکرام مسلم
- فضائل علم
- فضائل امت محمدیہ ﷺ
- منتخب احادیث
- نماز حنفی
- آئینہ نماز
- بہشتی زیور (مکمل)
- روضۃ الادب
- جامع الاخلاق
- کتاب الحج
- کرامات صحابہ

- موت کی یاد
- حزب البحر مع قصیدہ بردہ
- رسول اللہ ﷺ کے مکتوبات شریفہ
- مرنے کے بعد کیا ہوگا؟
- زندگی سے بیزاری کیوں؟
- شوق وطن
- زاد السعید
- مسنون دعائیں
- فضائل صدقات
- فضائل درود شریف
- فضائل حج
- جواہر الحدیث
- آسان نماز
- نماز مدلل
- معلم الحجاج
- خطبات الاحکام لجمعات العام الحجامہ
- صفائی معاملات
- سال بھر کے مسنون اعمال
- فضائل استغفار
- مجموعہ وصایا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ
- حقوق العلم
- شرعی پردہ
- ایک مسلمان کس طرح زندگی گذارے؟
- اخبار الزلزلہ
- اصلاح النساء
- دائمی نقشہ اوقاتِ نماز: سندھ، پنجاب، خیبر پختونخواہ

- سہ پارہ ۲۸ تا ۳۰
- پنج پارہ ۲۶ تا ۳۰
- رنگین تجویدی نورانی قاعدہ
- تاریخ اسلام
- سیر صحابیات رضی اللہ عنہن
- خصائل نبوی ﷺ
- حیات المسلمین
- آداب المعاشرت
- تعلیم الدین
- تعلیم العقائد
- تعلیم الاسلام
- لسان القرآن اول، دوم، سوم
- بہشتی زیور
- نماز کے بارے میں چالیس احادیث

مطبوعات
ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن

- حیات طیبہ رحمت للعالمین ﷺ مع چہل حدیث
- سو (۱۰۰) سنتیں
- تعلیم الاسلام (چار حصے)
- نصاب دینیات (چار حصے)
- نصاب تربیت
- قاعدہ جمعیت
- آسان نماز
- عم پارہ
- اللہ تعالیٰ کی باتیں
- نماز مترجم

اقرأ پبلشرز: متصل مرکزی دروازہ عالمگیر مسجد، بہادر آباد، کراچی۔ فون: 021-34930944